إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسى أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

# الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

نمبر ۱۴۲ | مورخہ ۳۱ مئی سنہ ۱۹۳۲ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۴ محرم سنہ ۱۳۵۱ھ | جلد ۱۹




## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ۲۷۔ مئی ۸۔ بجے شام کے قریب لاہور پہنچنے کی اطلاع موصول ہو گئی ہے۔ ۲۹۔ کو حضور کے حرم ثانی کا اپریشن ہونے والا تھا۔ جن کے لئے خاص طور پر دعائے صحت کرنے کے لئے درخواست کی جاتی ہے۔ حضور کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ؂

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کو دو تین روز سے درد نقرس کی وجہ سے تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؂

ملک نور الدین صاحب پنشنر مہاجر معہ اپنی اہلیہ صاحبہ کے ۲۷ مئی۔ اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب آنریری کیپٹن ۲۸۔ مئی حج بیت اللہ کے بعد واپس تشریف لائے ؂

۲۹۔ مئی مہاشہ محمد عمر صاحب سلسلہ تبلیغ خانیوال ضلع ملتان روانہ کئے گئے ؂

## مسلمانانِ پونچھ کا احتجاج ٹریبونل کے مسلمان جج کے خلاف

## صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی ہدایت پر ٹریبونل سے تعاون پر آمادگی

## حکام کی طرف سے مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کی مذموم سعی

پونچھ ۲۷ مئی۔ مسلم ایسوسی ایشن پونچھ کی طرف سے حسب ذیل برقی پیغام بنام "الفضل" پہونچا ہے:-

سردار محمد اکرم صاحب جو ٹریبونل کے جج مقرر ہوئے ہیں۔ ایک جاگیردار ہیں۔ جو انگریزی زبان اور قانون سے ناواقف ہیں۔ وہ عمر رسیدہ آدمی ہیں۔ جن کی پنشن کے متعلق کاغذات تاحال زیر غور ہیں۔ اس وجہ سے وہ کلیتہً ہندو حکام کے زیر اثر ہیں۔ ان وجوہات کی بنا پر مسلمانانِ پونچھ نے ٹریبونل کے مقاطعہ کا فیصلہ کر لیا تھا۔ لیکن آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر کی ہدایت کے ماتحت

انہوں نے احتجاج کے ساتھ تعاون منظور کر لیا ہے۔ ریاستی حکام سردار محمد اکرم کے ذریعہ مسلمانوں میں فرقہ وارانہ اختلافات پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور احمدیوں کے خلاف مولویوں سے فتوے حاصل کئے جا رہے ہیں۔ دربار کشمیر سے مداخلت کی درخواست اور قابل و غیر جانبدار جج کے تقرر کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

حکام نے مسلمانوں کے خلاف دوسری بات یہ کی ہے۔ کہ پونچھ کی ملازمتوں کے قواعد کے خلاف ایک شخص گورنکش سنگھ کو جو ایک عمر رسیدہ اور ناقابل آدمی ہے۔ اور بیرون ریاست کا باشندہ ہے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر کر دیا ہے۔ تا کہ مسلمانوں کی سیاسی اور معاشرتی تحریکوں کو کچلا جائے۔ اس بارے میں بھی دربار کشمیر سے مداخلت کی درخواست کی گئی ہے۔

مسلم ایسوسی ایشن صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی سے درخواست کرتی ہے۔ کہ جب آپ حالات کشمیر کے معائنہ کے لئے تشریف لائیں تو پونچھ کے مسلمانوں کی افسوسناک حالت بھی ملاحظہ فرمائیں۔

# وزیر اعظم کشمیر کی خدمت میں مسلمانان جموں و کشمیر کا وفد

سری نگر ۲۸ مئی محمد یحییٰ صاحب رفیقی سری نگر سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ

آج صبح نو بجے جموں و کشمیر کے مسلمانوں کے نمائندہ رہنماؤں کے ایک وفد نے وزیر اعظم جموں و کشمیر سے ان کے دفتر میں ملاقات کی۔ اور ان کے سری نگر تشریف لانے پر خوش آمدید کہا۔ کشمیر میں موجودہ سیاسی حالات کے متعلق اپنے نقطۂ نگاہ کو پیش کیا۔ وزیر اعظم نے وفد کی گفتگو کو ہمدردی کے ساتھ سنا۔ وفد میں حسب ذیل اصحاب شامل تھے۔

مولانا احمد اللہ صاحب میر واعظ ہمدانی پریزیڈنٹ انجمن نصرۃ الاسلام سری نگر و انجمن حنفیہ اسلام آباد۔ خواجہ سعد الدین صاحب شال پریزیڈنٹ مسلم نمائندگان جموں و کشمیر۔ سید حسنی شاہ صاحب جلالی پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ۔ مولانا محمد عبد اللہ صاحب پلیڈر پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ۔ حاجی احمد اللہ صاحب پریزیڈنٹ انجمن اہلحدیث۔ خواجہ غلام احمد صاحب اشائی ایم۔ اے سابق ممبر گلینسی کمیشن۔ مسٹر محمد امین صاحب پریزیڈنٹ ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن جموں۔ مولوی محمد شاہ صاحب پریزیڈنٹ انجمن اخوان الاسلام۔ مسٹر عبد الرحیم صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

# آل انڈیا مسلم لیگ سے مسلمانان پونچھ کی التجا

پونچھ ۲۸ مئی مسلم ایسوسی ایشن پونچھ کی طرف سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مسلم لیگ دہلی کو حسب ذیل تار ارسال کیا گیا ہے

لیگ چونکہ ہندوستانی مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہے۔ اس لئے ہم پامال اور مظلوم مسلمانان پونچھ اس سے درخواست کرتے ہیں کہ ہماری امداد کے لئے آواز اٹھائے۔ پونچھ کوئی علیحدہ ریاست نہیں۔ بلکہ کشمیر کے ماتحت ایک جاگیر ہے۔ مہربانی کر کے مہاراجہ بہادر کو اس بات پر آمادہ کریں۔ کہ گلینسی ریفارم سے پونچھ کو محروم نہ کریں۔

ہندو حکام نہایت ہی انسانیت سوز مظالم ڈھا رہے ہیں تعزیری پولیس کی اکیس چوکیاں قائم کر دی گئی ہیں۔ گراں بہا رقوم جرمانہ کی گئی ہیں۔ بے شمار لوگوں کو جیلوں میں ٹھونس دیا گیا ہے مہاسبھائی جج قیامت ڈھا رہے ہیں۔ ہمارا مطالبہ ہے۔ کہ ایک غیر جانبدار ٹریبونل اور کمیشن مقرر کیا جائے۔ خدا کے لئے ہماری مدد کیجئے۔

# ریاست جموں و کشمیر کے لئے مسلمان پلیڈروں کی ضرورت

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو ریاست جموں و کشمیر کے مظلوم و بیکس مسلمانوں کے مقدمات کی پیروی کرنے کے لئے دو تین پلیڈروں کی ضرورت ہے۔ جو صاحبان اس کام کے لئے تیار ہوں وہ فوراً دفتر آل انڈیا کشمیر کمیٹی (قادیان) میں اطلاع دیں۔ تا ان سے بعض ضروری امور بذریعہ خط و کتابت طے کر کے انہیں بھیجا جا سکے۔ خاکسار شمس کاشمیری اسسٹنٹ سیکرٹری

# سیالکوٹ میں جلسہ

۲-۳ جون سیالکوٹ میں تبلیغی جلسہ بہت بڑے پیمانہ پر کیا جا رہا ہے۔ ضلع سیالکوٹ کے تمام احمدی اصحاب بالخصوص انصار اللہ کو وہاں پہنچنا چاہیئے۔ اور غیر احمدی اصحاب کو بھی کثرت سے اس جلسہ میں شامل کرنا چاہیئے۔ بیرونجات سے جو اصحاب سیالکوٹ میں تشریف لائیں گے۔ ان کے لئے رہائش اور کھانے کا انتظام انجمن احمدیہ سیالکوٹ کرے گی۔

وہ اصحاب جو اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے جدوجہد کریں گے وہ میرے شکریہ کے مستحق ہونگے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

# "الفضل" کا "تبلیغ فنڈ"

حسب ہدایت جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ احباب جماعت احمدیہ و خریداران الفضل سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ ہمیں ایک الفضل کا تبلیغی فنڈ قائم کرنے میں مدد دیں۔ جس میں ہر ایک دوست کسی ولادت۔ غمی۔ شادی۔ نکاح تقریب۔ ترقی تنخواہ۔ کامیابی۔ خیرات کے موقعہ پر کچھ رقم اس فنڈ کے لئے بھی رکھ لیا کریں۔ اور وہ بذریعہ ٹکٹ منی آرڈر یا بوساطت دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ یا براہ راست ہمیں اخبارات کے چندے کے ساتھ بھیجا کریں۔ ہم اس جمع شدہ رقم سے رعائتی قیمت پر ان غیر مستطیع اصحاب کے نام الفضل جاری کر سکیں گے۔ جو الفضل پڑھنے کے خواہشمند ہیں۔ یا جماعت احمدی خال خال ہیں۔ اور غیر احمدیوں میں۔ یا کسی لائبریری میں تبلیغی نقطۂ خیال سے اخبار جاری کرنا ضروری ہے۔ اور اس طرح گھر بیٹھے ہر ایک معاون الفضل تبلیغ کے اس فریضہ میں حصہ لے سکے گا۔ جو خدا کی طرف سے ہم پر عائد کیا گیا ہے۔

امید ہے۔ کہ احباب تھوڑی سی توجہ دے کر اس بارے میں ان بہت سی درخواستوں کی تعمیل کے قابل بنا سکیں گے۔ جو بوجہ نہ ہونے گنجائش کے رکی ہوئی ہیں۔ (منیجر الفضل)

# وی پی کی اطلاع

الفضل نمبر ۱۳۹ میں ان خریداران الفضل کی فہرست چھپ چکی ہے۔ جن کا چندہ ختم ہے۔ مہربانی فرما کر بذریعہ منی آرڈر آئندہ سال یا ششماہی کے لئے چندے بھجوا دیں۔ ورنہ ۶ جون کا الفضل وی۔ پی ہوگا جسے مہربانی سے وصول فرمایا جائے۔ (منیجر الفضل)

# حصہ داران دارالانوار کمیٹی کے لئے اطلاع

بعض حصہ دار ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جاتے ہیں۔ لیکن تبدیلی پتہ کی اطلاع دفتر ہذا کو نہیں دیتے۔ جس سے اندراج اقساط اور دیگر خط و کتابت میں دقت ہوتی ہے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ تمام حصہ داران کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ جب وہ اپنی جگہ تبدیل فرمائیں۔ تو دفتر ہذا کو تبدیلی پتہ سے ضرور مطلع فرما دیا کریں۔

عبد الرحیم درد سیکرٹری کمیٹی دارالانوار قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۴۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ مئی سنہ ۱۹۳۲ء | جلد ۱۹

# مسلمانان کشمیر کو انسانی حقوق سے محروم رکھنے کے لئے

## مہاسبھائی کوششیں

## وزیر اعظم کشمیر کے تدبر سے کیا توقع رکھنی چاہیئے؟



### کشمیری پنڈتوں کی شورش

انگلیوں پر شمار کئے جا سکنے والے کشمیری پنڈتوں نے ریاستی حال کی در پردہ امداد اور کانگرسی و مہاسبھائی ہندوؤں کی ظاہرہ و پوشیدہ حمایت پر جو شورش برپا کر رکھی ہے۔ اسے کوئی انصاف پسند انسان ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کی غرض محض یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے داویلا۔ چیخ و پکار۔ اور بکثرت جانی و مالی قربانیاں پیش کرنے کے بعد ریاست نے اپنے منشاء کے مطابق جو وفد مقرر کیا تھا۔ اور جس میں ہندوؤں کے قابل ترین نمائندے۔ ہندوؤں کے خود تجویز کردہ رکھے تھے۔ لیکن مسلمانوں کے نمائندے نہ تو ان کی آبادی کے تناسب سے لئے گئے تھے۔ اور نہ ان کی قابلیت کا لحاظ رکھا گیا تھا۔ اور جس کی صدارت کے لئے ایک غیر جانبدار انگریز مسٹر گلینسی کو بلایا گیا تھا۔ اس نے ہندو ممبروں کے اتفاق رائے سے جو رپورٹ پیش کی ہے۔ اور مہاراجہ بہادر نے کمیشن کی سفارشات کے ایک حصہ کے متعلق جو اعلان کیا ہے۔ اسے عمل میں نہ آنے دیں۔

### ڈاکٹر مونجے کو وزیر اعظم کا جواب

کانگرسی اور مہاسبھائی ہندوؤں نے اس مذموم مقصد میں کشمیری پنڈتوں کی در پردہ امداد کرنے پر ہی اکتفا نہ کرتے ہوئے ان کی کھلم کھلا مدد کرتے ہوئے وزیر اعظم کشمیر سے خط و کتابت کرنے کے علاوہ ایک وفد بھی لے جانا چاہا۔ اور اس کے لئے ڈاکٹر مونجے نے اجازت طلب کی۔ مگر وزیر اعظم کشمیر نے اس وفد کی فتنہ انگیز اغراض کے پیش نظر اس سے ملاقات کرنے کی ضرورت نہ سمجھی۔ اور لکھ دیا۔ کہ آپ کی برقی درخواست کے جواب کے طور پر شکایات کے تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ۔ اور اس پر مہاراجہ صاحب کے احکام کی ایک نقل ارسال کر دی گئی ہے۔ کشمیر کی دستوری اصلاحات کی رپورٹ ابھی شائع نہیں ہوئی۔ اور نہ اس پر ابھی تک کوئی حکم صادر ہوا ہے۔ وہ مہاراجہ صاحب کی حکومت کے زیر غور ہے۔ آپ مطمئن رہیں۔ کہ رپورٹ کے تمام مسائل کے مختلف پہلوؤں پر کافی غور کیا جائے گا۔ جب رپورٹ شائع ہو گی۔ اس کی ایک نقل آپ کو ارسال کر دی جائے گی۔ صدور احکام سے قبل آپ اگر کوئی تحریر ارسال کریں گے۔ تو وہ مہاراجہ صاحب کی خدمت میں پیش کر دی جائے گی۔ ان حالات میں میرے ساتھ یا مہاراجہ صاحب کے ساتھ مہاسبھا کے وفد کی کوئی ملاقات میرے نزدیک قطعی طور پر غیر ضروری ہے۔

### وزیر اعظم کے جواب کی معقولیت

ظاہر ہے۔ کہ اس کمیشن کی رپورٹ کے شائع شدہ حصہ کے متعلق جس کی ہیئت ترکیبی کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ اور پھر اس بارے میں مہاراجہ بہادر کے اعلان کے بعد مہاسبھائی وفد کو ملاقات کا موقعہ دینے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔ اور جب وزیر اعظم کشمیر کشمیری ہندوؤں کے وفد کے جواب میں یہ اعلان کر چکے ہیں کہ "گلینسی کمیشن کی سفارشات پر جو احکام جاری ہو چکے ہیں۔ ان کو وہ نہ روک سکتے ہیں۔ اور نہ روکنے کی سعی کریں گے۔"

تو پھر مہاسبھا کا اس بارے میں مخالفانہ گفتگو کرنے کا موقعہ طلب کرنا بالکل فضول ہے۔ ان حالات میں وزیر اعظم یہی جواب دے سکتے تھے۔ کہ "میرے ساتھ یا مہاراجہ صاحب کے ساتھ مہاسبھا کے وفد کی کوئی ملاقات میرے نزدیک قطعی طور پر غیر ضروری ہے۔"

### ایک ضروری گزارش

لیکن اس کے ساتھ ہی جو یہ کہا گیا ہے۔ کہ کشمیر کی دستوری اصلاحات کی رپورٹ جو ابھی شائع نہیں ہوئی۔ اور جس کے متعلق ابھی تک مہاراجہ بہادر کا کوئی حکم صادر نہیں ہوا۔ اس کے شائع ہونے پر اگر مہاسبھا کوئی تحریر ارسال کرے گی۔ تو اسے مہاراجہ صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔ اس کے متعلق ہم یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اس رپورٹ کے متعلق مہاسبھا کو تحریر ارسال کرنے کا موقعہ دینے کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ مہاسبھائی تحریر کو شائع کر کے اس کے متعلق۔ اور کشمیر کی دستوری اصلاحات کی رپورٹ کے متعلق مسلمانوں کو بھی اپنا نقطۂ نگاہ پیش کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ اور ان کی تحریر کو بھی مہاراجہ بہادر کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔ تاکہ اپنے احکام صادر کرنے سے قبل دونوں پہلو ان کے سامنے آ جائیں۔ اور مسلمانوں کو یہ شکایت نہ پیدا ہو۔ کہ احکام مرتب کرنے میں مہاسبھائی ریشہ دوانیوں کو دخل حاصل ہو گیا ہے۔ اور مسلمانوں کے بیانات اور دلائل کو پیش نظر نہیں رکھا گیا۔ چونکہ یہ خیال مسلمانوں میں بے حد اضطراب اور بے چینی پیدا کرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔ اور ریاست کی اصلاحی کوششوں کے لئے سخت غیر مفید بن سکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس طرف خصوصیت سے توجہ کی جائے۔ اور ہمیں وزیر اعظم کشمیر کے تدبر، معاملہ فہمی اور دور اندیشی سے توقع رکھنی چاہیئے۔ کہ اگر ان کے پاس مہاسبھا کی کوئی تحریر معاملات کشمیر کے متعلق پہونچی۔ تو وہ مسلمانوں کو بھی اس موقعہ اپنا معاملہ پیش کرنے سے محروم نہ رکھیں گے۔ اور ان کے معروضات پر پورا پورا غور فرمائیں گے۔

### مہاسبھائی ہندوؤں کی انصاف پسندی

کانگرسی اور مہاسبھائی ہندوؤں میں اگر کچھ بھی انصاف کا مادہ ہوتا۔ وہ اگر مسلمانوں کو بھی اس بات کا مستحق سمجھتے۔ کہ وہ بھی عزت و آبرو کی زندگی بسر کریں۔ اور انسانی حقوق سے مستفید ہوں۔ تو کوئی وجہ نہیں تھی۔ کہ محض اس لئے ایک طرف تو وہ ریاستی ہندوؤں کو اکسا کر کشمیر میں قانون شکنی اور شورش انگیزی کا ارتکاب کراتے۔ اور دوسری طرف وفد مرتب کر کے اٹھ دوڑنے کی کوشش کرتے۔ کہ ریاست کے خود مقرر کردہ کمیشن نے مسلمانوں کے مطالبات اور حقوق کی نسبت بہت ہی کم جو سفارشات کی ہیں۔ اور جنہیں منظور کر کے جاری کرنے پر مہاراجہ بہادر نے آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ انہیں روک دیں اور مسلمانان کشمیر کو اسی ذلت و ادبار کے گڑھے میں گرائے رکھیں جس میں وہ عرصہ دراز سے پڑے ہوئے ہیں۔

### کامل آزادی مانگنے والوں کی حالت

یہ لوگ خود تو ہندوستان میں کامل آزادی کا مطالبہ کر رہے ہیں

اور چاہتے ہیں۔ کہ تمام سیاہ و سفید کے اختیارات انہیں حاصل ہو جائیں۔ لیکن کشمیر میں وہ اتنا بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ وہاں کی ۹۵ فیصدی مسلمان آبادی کو بالکل ابتدائی انسانی حقوق حاصل ہو سکیں۔ اور انہیں اپنی تمدنی۔ معاشرتی۔ اخلاقی اور مذہبی ترقی کا موقعہ مل سکے۔ جو لوگ اپنے علاقہ کے ملکی انتظام میں اس قدر حقوق اور اختیارات رکھتے ہیں۔ جن کا عشر عشیر بھی مسلمانان کشمیر کو حاصل نہیں۔ اور جو اور زیادہ حقوق کے حصول کے لئے سر توڑ جدوجہد کر رہے ہیں۔ انہیں تو یہ چاہیئے تھا۔ کہ مسلمانان کشمیر کی آئینی جدوجہد میں ان کے مددگار بنتے۔ اور اس وقت تک دم نہ لیتے جب تک ان کو بھی اسی سطح پر نہ لے آتے۔ جو اپنے لئے وہ چاہتے ہیں۔ تا یہ ثابت ہو جاتا۔ کہ وہ ملکی آزادی اور اپنے ملک میں خود حکومت کرنے کے حق کے صحیح طور پر حامی ہیں۔ نہ کہ خود غرضی اور اپنے بیجا تفوق کے لئے شور مچا رہے ہیں ؀

## افسوسناک رویہ

لیکن تحریک کشمیر جو کہ ایک مظلوم اور ستم رسیدہ قوم کی جابر۔ اور آئینی نظام سے ناآشنا حکومت کے مقابلہ میں المناک چیخ وپکار اور اپنے حقوق کے لئے مبنی بر انصاف جدوجہد ہے۔ اس کے شروع ہونے کے دن سے لے کر اس وقت تک اور خاص کر اب جبکہ حکومت کشمیر نے چند معمولی حقوق دینے کا محض اعلان کیا ہے۔ مہاسبھائی اور دوسرے ہندوؤں نے جو رویہ اختیار کیا ہے۔ وہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ ان لوگوں کے نزدیک آزادی اور انسانی حقوق کا مطلب۔ دوسروں پر ہندوؤں کا زیادہ سے زیادہ غلبہ اور جابرانہ تسلط قائم کرنا ہے ؀

## مفہوم آزادی سے ناآشنائی

وہ آزادی کے اصل مفہوم سے اب بھی اسی طرح ناآشنا ہیں جس طرح ان کے آباؤ اجداد اس وقت تھے۔ جبکہ انہوں نے نہ صرف ہندوستان کے اصلی باشندوں کو اچھوت قرار دے کر ہمیشہ کے لئے ذلت اور خواری کی نذر کر دیا۔ بلکہ اپنی قوم کے بھی مختلف درجے قرار دے کر ایک کو دوسرے پر بلا وجہ برتری دے دی۔ اور ایک حصہ کے نام پر ابد الآباد کے لئے غلامی کا پٹہ لکھ دیا ؀

ظاہر ہے۔ کہ ایسے لوگ قطعاً اس قابل نہیں ہیں۔ کہ ان کے دقیانوسی اور انسانیت سوز خیالات کو کچھ وقعت دی جائے۔ اور مسلمانان کشمیر کو ان کے تعصب اور تنگ دلی کے سپرد کر دیا جائے وہ تو قیامت تک بھی اس بات کے لئے آمادہ نہ ہونگے۔ کہ مسلمانوں پر سے غلامی اور جبر و ستم کے ناقابل برداشت بوجھ کو دور کیا جائے یہ ان کی فطرت۔ ان کی آبائی روایات۔ اور ان کے دھرم کے ہی خلاف ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہندوستان میں ہندو مسلم حقوق کا تصفیہ انہوں نے ناممکن بنا رکھا ہے۔ اور یہ جانتے ہوئے اس تصفیہ کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ کہ ان کا یہ طریق عمل ہندوستان کی آئینی ترقی کے لئے زہر قاتل سے کم نہیں۔ اور انہیں آپس میں سمجھوتہ کر لینے پر جو کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔ بصورت دیگر قطعاً نہیں ہو سکتا ؀

## وزیر اعظم سے انصاف کی توقع

بہر حال ہندو فطرتی اور مذہبی طور پر اس بات کے ناقابل ہیں کہ کسی دوسری قوم کے حقوق اور مطالبات کے متعلق منصفانہ رویہ اختیار کر سکیں۔ اسی وجہ سے وہ مسلمانان کشمیر کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں۔ اور وزیر کشمیر کو جن کے ہاتھ میں ریاست کی خوش قسمتی سے اس وقت زمام حکومت ہے۔ اپنی مذموم خواہشات سے متاثر کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ مگر امید رکھنی چاہیئے۔ کہ وزیر اعظم نے جس آزادی کی فضا میں پرورش پائی ہے۔ اور وہ قومی روایات جو ان کے لئے موجب افتخار ہیں۔ ان کا اس موقعہ پر بھی لحاظ رکھیں گے۔ اور مہاسبھائی کوششوں سے قطعاً اثر پذیر نہ ہوتے ہوئے مسلمانان کشمیر کے ساتھ پورا پورا انصاف کرنے کی کوشش کریں گے ؀

---

## ”شردہانند“ کا نشتر

آریوں کے ایک نوزائیدہ اخبار ”شردہانند“ نے ایک عورت کو ”چیف ایڈیٹر“ بنا کر حسب خلاف تہذیب اور دشنام آمیز مضامین شائع کرنے شروع کئے۔ اور ہماری طرف بھی توجہ مبذول کی۔ تو ہم نے اس سے دریافت کیا:۔

”یہ کہاں کی شرافت ہے۔ کہ ایک عورت کو آڑ بنا کر دوسروں کے خلاف بدزبانی کی جائے“

چونکہ یہ مطالبہ بہت معقول تھا۔ اس لئے اس کا فوری اثر ہوا اور ”شردہانند“ نے عورت کا نام اڑا دیا۔ مگر ساتھ ہی احسان شناسی کا یہ لکھ کر ثبوت دیا۔ کہ ”الفضل آنے والی اشاعتوں میں ہمارے نشتر کا صبر سے انتظار کرے“ اور ”پرکاش“ (۲۴ مئی) نے ہمارے مطالبہ کو بدزبانی قرار دیتے ہوئے یہ کہکر اس کی پیٹھ ٹھونکی ہے۔ کہ ”شردہانند کے قلم میں طاقت ہے۔ اور اس کا نشتر خوب کام کرتا ہے۔ اس لئے ہو نہیں سکتا۔ کہ وہ الفضل کی بدزبانی کو بلا نوٹس جانے دے“

ایک خیر خواہانہ سوال پر ”شردہانند“ کے نشتر کی دھمکی دینے اور ”پرکاش“ کے اس کی حمایت پر کھڑے ہو جانے سے ہمارے لئے یہ سمجھنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ شائد آریوں میں کوئی معقولیت پسند اور غیرت کا احساس رکھنے والا نہیں رہا۔ کیونکہ ایسے سوال کی طرف توجہ دلانے پر جس کی معقولیت اپنے عمل سے خود ”شردہانند“ تسلیم کر چکا ہے۔ شکر گزار ہونے کی بجائے وہ اور ”پرکاش“ ”نشتر“ چلانے پر اترآئے ہیں۔ لیکن ایک دوسرے آریہ اخبار ”ریفارمر“ نے ہمیں یہ خیال کرنے سے باز رکھا۔ اور ہمارے مطالبہ کی حمایت کرتے ہوئے ظاہر کر دیا ہے۔ کہ آریوں میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو عورتوں کو بطور ڈھال استعمال کرنے کے خلاف پرزور آواز بلند کر کے اپنی غیرت اور حمیت کا ثبوت دے سکتے ہیں ؀

---

## ”ریفارمر“ کا اظہار ندامت

اخبار ”ریفارمر“ (۲۲ مئی) لکھتا ہے:۔

”ہمارا سر بارے ندامت کے جھک جاتا ہے جب ہم قادیانی ”الفضل“ میں ڈاکٹر بھگت رام کے اخبار ”شردہانند“ کے متعلق پڑھتے ہیں۔ کہ ”یہ کہاں کی شرافت ہے۔ کہ ایک عورت کو آڑ بنا کر دوسروں کے خلاف بدزبانی کی جائے“

ڈاکٹر صاحب ولائت ہو آئے ہیں۔ وہاں صحافتی میدان میں انہوں نے لیڈیوں کو وہ کچھ کرتے دیکھا ہوگا۔ جو مرد کرتے ہیں۔ لیکن یہ ہندوستان ہے۔ یہ بھارت بھومی ہے۔ جہاں عورتوں کا اخلاق ایک پوتر امانت ہے۔ اس لئے عورت کو آڑ بنا کر دوسروں کے خلاف بدزبانی کرنا بلاشبہ بھارت بھومی میں مشرقی تہذیب میں سخت معیوب ہے ؀

ڈاکٹر بھگت رام ڈاکٹر کہلائیں۔ کالا اکشر بھینس برابر ہوتے ہوئے بھی ویدوں کے مشنری بنے پھریں۔ شردہانند کے پوتر نام کا ناجائز فائدہ اٹھائیں۔ سرپرستی کا شوق ہے۔ تو اسے بھی پورا کریں۔ لیکن برائے خدا گدی قائم کرنے کے لئے دیوی کی آڑ نہ لیں۔ جو جرنلزم تو دور کی بات ہے۔ شائد اردو کا اب پ بھی نہیں جانتیں شرافت سے تبادلہ خیالات معیوب نہیں۔ کسی بھی معاملہ میں اصلاح کے لئے یہ ضروری چیز ہے۔ لیکن شرافت کو چھوڑ کر بات کرنا شریف آدمیوں کا بھی شیوہ نہیں۔ چہ جائیکہ کسی دیوی کے نام پر ایسا کیا جائے۔ شریمتی جی تو نشتر کو ہاتھ لگانا بھی گوارا نہ کرتی ہونگی“

ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ”ریفارمر“ اس بات میں بالکل ہمارے ساتھ متفق ہے۔ کہ ایک عورت کو آڑ بنا کر دوسروں کے خلاف بدزبانی نہیں کرنی چاہیئے۔ نیز اسے یہ بھی تسلیم ہے۔ کہ اخبار ”شردہانند“ شرافت سے کام لینا نہیں جانتا۔ آریہ ”کسی اونچے اخلاق یا صحافتی شرافت کے مالک نہیں۔ اگر خود انہیں بھی ڈاکٹر بھگت رام کے اخبار کی شرافت پر سند دینا ہے۔ تو سمجھو۔ پانی سر سے گزر رہا ہے“ جس اخبار کی خود آریوں کے نزدیک یہ حالت ہو۔ اس کا نشتر چلانا اپنی ہی اخلاقی پستی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ ہم معاصر ”شردہانند“ کو مشورہ دیں گے۔ کہ مذہبی مسائل پر وہ بڑی خوشی سے تبادلہ خیالات کرے۔ لیکن تہذیب۔ اور شرافت کے اندر رہ کر۔ تا نہ صرف ہمیں۔ بلکہ آریوں کو بھی اسکی بدگوئی کی شکایت نہ کرنی پڑے ؀

احمدیت کے متعلق مضمون

# محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو تلواریں

## جماعت احمدیہ کا فرض



مقدسوں کا سردار اور نبیوں کا سرتاج حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوت قدسیہ اور روحانی تاثیرات میں ایک بے مثال ہستی ہے۔ آسمان روحانیت کے درخشندہ ستاروں میں وہ سورج ہے اور جذب روحانی میں قوت مقناطیسی کا انتہائی نقطہ مرکزی حیات انسانی کے تمام دوروں میں سے وہ گزرا یتیمی سے لیکر بادشاہت تک کی تمام منازل کو اُس نے طے کیا۔ وہ زندگی کے ہر نشیب و فراز میں اخلاق فاضلہ کا مجسمہ اور مادر گیتی کے تمام فرزندوں کے لئے کامل اسوہ حسنہ تھا۔ درحقیقت ساری انسانی طاقتوں کو روحانیت کے سانچے میں ڈھال کر منصہ شہود پر لانے والی صرف ایک ہی مقدس شخصیت ہے۔ جسے آسمان اور زمین والے محمدؐ کے نام سے پکارتے ہیں

مکی زندگی کے سیزدہ سالہ دور میں دشمنوں نے اسے اور اسُ کے وفا کیش جانبازوں کو ترغیب و ترہیب کے تمام طریقوں سے آزمایا۔ ظلم وستم کو انتہا تک پہنچا دیا۔ مگر وہ پیکر صبر اور کوہ وقار اپنی جگہ سے سر مو نہ ہلا۔ اس کی روحانی تلوار اس کے مخالفین کو گھائل کرنے کی بجائے زندہ کر رہی تھی۔ اور وہ ایک ایک کر کے سلک محمدی میں پروئے جا رہے تھے۔ محبت وسلامتی کا پیغمبر اور امن کا دلدادہ محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خونریزی سے بچنے کے لئے وطن مالوف کو خیرباد کہہ کر مدینہ منورہ میں جاگزین ہوتا ہے۔ مگر نادان دشمن جو اسکی کامیابی پر آتش زیر پا ہو رہے تھے۔ اپنی تیز تلواروں۔ چمکتے ہوئے نیزوں۔ تیر و تفنگ۔ اور دیگر سامان حرب کے بل بوتے پر اسے اور اس کے بے سروسامان ساتھیوں کو تہس نہس کرنے پر تل گئے۔ آخر جب پیمانہ صبر لبریز ہو گیا۔ اور دشمن کو فولادی تلوار سے بھی نیچا دکھانے کا وقت آ پہنچا۔ تب اذن الٰہی کے ماتحت نبیوں کا قائد اعظم پہلوان حضرت رب جلیل" اپنی مختصر جمعیت کو لے کر میدان جنگ میں داخل ہو گیا۔ لڑائیوں کے طویل سلسلہ میں جسکا خاتمہ سرزمین عرب کے خالص اسلامی سلطنت بن جانے پر ہوا۔" اسلامی تلوار" نے جو جوہر دکھائے فرزندان اسلام نے شجاعت وبسالت کے جو نمونے پیش کئے۔ وہ تاریخ کا ایک زریں ورق ہے۔ اور خدائی قدرت کا پرکیف منظر

ان معرکوں میں بھی نمایاں نظر آتی ہے۔ جنمیں سے دو واقعات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ واقعہ احد میں جب گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی تلوار حضرت ابو دجانہ انصاری رضی اللہ عنہ کو عنایت فرماتے ہیں۔ جو اس کے ساتھ چاروں طرف موت بکھیر دیتے ہیں۔ معاند اسلام انگریز مورخ سر ولیم میور بھی اس موقعہ کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتا ہے :-

"مسلمانوں کی طرف سے احد کے میدان میں بھی وہی شجاعت مردانگی اور موت وخطرہ سے وہی بے پرواہی دکھائی گئی۔ جو بدر کے موقعہ پر انہوں نے دکھائی تھی۔ مکہ کے لشکر کی صفیں پھٹ پھٹ جاتی تھیں۔ جب اپنی خود کے ساتھ سرخ رومال باندھے ہوئے ابو دجانہ ان پر حملہ کرتا تھا۔ تو اس تلوار کے ساتھ جو اسے محمد (صلعم) نے دی تھی۔ چاروں طرف گویا موت بکھیرتا جاتا تھا۔" (لائف آف محمد ۲۵۲)

پھر غزوۂ احزاب میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی تلوار کے علاوہ فولادی تلوار کا ایک عظیم الشان کارنامہ صفحات تاریخ میں مذکور ہے۔ عمرو بن عبدود جو اکیلا ہی ہزار سپاہی کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ شرک کی تائید میں تلوار لئے مبارز طلبی کرتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس کے مقابلہ کے لئے نکلتے ہیں۔ حضورؐ انہیں اپنی تلوار عنایت فرماتے اور دعا کرتے ہیں۔ اور ابھی کوئی زیادہ دیر نہیں گزرتی۔ کہ پہلوان اسلام حضرت علی رضؓ کے سامنے عمرو بن عبدود ایسا آزمودہ کار سپہ سالار ایک ہی وار سے تڑپتا ہوا گر جاتا۔ اور جان دیدیتا ہے۔ ان ہر دو واقعات کی نوعیت اور تفصیلات صاف طور پر بتلا رہی ہیں۔ کہ درحقیقت یہ سب محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں اور آپ کی تلوار کا کرشمہ تھا۔ اللھم صل علی النبی واصحابہ ؞

---

ہمارے آقا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار' فولادی تلوار

کی زندگی کے تیرہ سالہ دور مظلومیت کے مطابق اسلامی فتوحات پر جب تیرہ صدیاں گزر گئیں۔ اور اپنوں و بیگانوں نے دانستہ یا نادانستہ طور پر کہنا شروع کر دیا۔ کہ اسلام اپنی اشاعت اور حیرت انگیز نفوذ میں لوہے کی تلوار کا شرمندۂ احسان ہے۔ اور قریب تھا۔ کہ ان کی نظروں سے محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی قوت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو روحانی تلوار دی گئی ہے۔ اس کا دائرہ آریہ سماج تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ وہ تمام ادیان باطلہ اور تمام مادی وساوس کے مقابلہ کے لئے ہے۔ جو خواہ مشرق میں ہوں یا مغرب میں۔ وہ شبہات دہریت کے رنگ میں پھیلا-

---

دجل ہو جاتے۔ تب اللہ تعالٰے نے آیت کریمہ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم کے مطابق چودھویں صدی کے سر پر حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ تا مدنی زندگی کے سالوں کے مطابق آیندہ دس صدیوں کے لئے محض روحانیت محمدیہ کا دور دورہ ہو۔ اسی کی طرف آیت کما استخلف الذین من قبلھم اور حدیث "یضع الحرب" میں بھی اشارہ ہے۔ اور اس طرح سے تکمیل اشاعت کے ساتھ ساتھ محمد عربی صلعم کی روحانی تلوار کا ہی کامل اور یکتا ظہور ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں " اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو۔ کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا۔ اور اسلام فتح پائیگا۔"
(آئینہ کمالات اسلام ۲۵۴)

---

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات، نشانات اور دلائل قاطعہ "اسلام کی روحانی تلوار" کی کھلی تفسیر ہیں۔ مادیات کے اس خطرناک دور میں شکوک وشبہات کی زنجیروں کو کاٹنا خشک علم اور دنیاوی فلسفہ کا کام نہیں۔ پرانے قصے زندہ یقین نہیں پیدا کر سکتے۔ کہانیاں خواہ کتنی ہی بہجت انگیز ہوں۔ جب تک ان کے ساتھ تازہ نشانات نہ ہوں گے، سوز ایمان پیدا نہیں کر سکتیں۔ آج دنیا پیاسی ہے، قلوب کی زمین خشک سالی سے مردہ ہو رہی ہے۔ معجزات کا آسمانی پانی ہی اسے زندہ کر سکتا ہے۔ اور اسلام کی روحانی تلوار ہی شیطانی بندھنوں کو کاٹ سکتی ہے۔ عقلی دلائل مفید ہیں۔ اتمام حجت کا ذریعہ ہیں۔ مگر روحانی تشنگی کی حقیقی علاج نہیں۔ اس لئے اللہ تعالٰے نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو روحانی معجزات اور عقلی دلائل ہر دو پہلو سے مسلح فرمایا ہے۔ اور آپکی بعثت کی علت غائی محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی تلوار کا اظہار کرنا ہے۔ اور آپ نے اس مقصد کو باحسن وجوہ پورا فرمایا۔ پنڈت لیکھرام کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

الا اے دشمن نادان وبے راہ ؞ بترس از تیغ بران محمدؐ
الا اے منکر از شان محمدؐ ؞ ہم از نور نمایان محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام ونشان است ؞ بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

گویا نشانات وکرامات "تیغ بران محمدؐ" ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس تلوار کے حامل جسطرح بعثت اولیٰ میں عمرو بن عبدود مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار سے ہلاک ہوا۔ جو اکیلا ہزار عدوان دین کے قائمقام سمجھا جاتا تھا۔ اسی طرح بعثت ثانیہ میں لیکھرام جو آریہ سماج کا قائمقام تھا۔ تیغ نبوی کا شکار ہوا۔ اور اسلام کی صداقت پر اپنی موت سے مہر تصدیق ثبت کر گیا ؞

یا غلط تفاسیر کی بنا پر ہوں۔ اور حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء نے بے شک اس تلوار کا حق ادا کر دیا۔ جس پر آپ کا پیدا کردہ لٹریچر زبردست گواہ ہے۔ آپ کے نشانات زندہ دلیل ہیں۔ حضرت اقدس نے اپنی ایک رویا تحریر فرمائی ہے۔ جو یہ ہے:۔

"ایک مرتبہ میں نے اس بزرگ باصفا (حضرت مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی مرحوم) کو خواب میں ان کی وفات کے بعد دیکھا۔ کہ سپاہیوں کی صورت پر بڑی عظمت اور شان کے ساتھ بڑے پہلوانوں کی مانند مسلح ہونے کی حالت میں کھڑے ہیں۔ تب میں نے کچھ اپنے الہامات کا ذکر کر کے ان سے پوچھا۔ کہ مجھے ایک خواب آئی ہے۔ اس کی تعبیر فرمائیے۔ میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ ایک تلوار میرے ہاتھ میں ہے۔ جسکا قبضہ میرے پنجہ میں اور نوک آسمان تک پہنچی ہوئی ہے۔ جب میں اس کو دائیں طرف چلاتا ہوں۔ تو ہزاروں مخالف اس سے قتل ہو جاتے ہیں۔ اور جب بائیں طرف چلاتا ہوں۔ تو ہزارہا دشمن اس سے مارے جاتے ہیں۔ تب حضرت عبد اللہ صاحب مرحوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس میری خواب کو سنکر بہت خوش ہوئے۔ اور بشاشت و انبساط اور انشراح صدر کی علامات و امارات ان کے چہرے میں نمودار ہو گئے اور فرمانے لگے۔ اسکی تعبیر یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ آپ سے بڑے بڑے کام لے گا۔ اور یہ جو دیکھا۔ کہ دائیں طرف تلوار چلا کر مخالفوں کو قتل کیا جاتا ہے۔ اس سے مراد وہ اتمام حجت کا کام ہے۔ کہ جو روحانی طور پر انوار و برکات کے ذریعہ سے انجام پذیر ہوگا۔ اور یہ جو دیکھا۔ کہ بائیں طرف تلوار چلا کر ہزارہا دشمنوں کو مارا جاتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ آپ کے ذریعہ سے عقلی طور پر خدا تعالےٰ الزام و اسکات خصم کرے گا۔ اور دنیا پر دونوں طور سے اپنی حجت پوری کر دیگا۔ پھر بعد اس کے انہوں نے فرمایا کہ جب میں دنیا میں تھا۔ تو میں امیدوار تھا۔ کہ خدا تعالیٰ ضرور کوئی ایسا آدمی پیدا کرے گا۔ پھر حضرت عبد اللہ صاحب مرحوم مجھ کو ایک وسیع مکان کیطرف لے گئے۔ جس میں ایک جماعت راستبازوں اور کامل لوگوں کی بیٹھی ہوئی تھی۔ لیکن سب کے سب مسلح اور سپاہیانہ صورت میں ایسی چستی کی طرز سے بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے تھے کہ گویا کوئی جنگی خدمت بجا لانے کے لئے کسی حکم کے منتظر بیٹھے ہیں جو بہت جلد آنے والا ہے۔ پھر اسکے بعد آنکھ کھل گئی" (ازالہ اوہام)

اس اقتباس کے آخری فقرات میں جماعت احمدیہ کی ذمہ واری مذکور ہے۔ اس رویا سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام اور مشن ظاہر ہے۔ رفقبارک من علم وتعلم (خاکسار اللہ دتا جالندھری)

بے شک جماعت احمدیہ کے لئے یہ بجا فخر کا مقام ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس کو الہامی قلعہ کیطرح کا نمونہ بنا کر اس وقت بھی وہ امام عطا فرمایا ہے کہ دنیا اس کے کارناموں پر انگشت بدنداں ہے۔ بس جماعت کے احباب کو اپنے اخلاص اور مرکز سلسلہ کے تعلق میں گونا ترقی کرنی چاہیئے۔ اور ہمارے مخالفوں کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ آخر یہ کیا بات ہے۔ کہ علماء کی آواز بے اثر ہے۔ لیڈروں کی شنوائی نہیں۔ زعماء مایوس ہو رہے ہیں۔ اور ہم

# خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نشان

## جماعت احمدیہ اور اہلحدیث گروہ



زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے غیر احمدیوں کے ایک جلسہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور اپنی کامیابی وکامرانی کے آزمانے کے لئے ہندوستان کا سفر کرنے کا طریق پیش کیا تھا۔ تا معلوم ہو سکے۔ کہ اہل دنیا کس پر پتھر اور کس پر پھول برساتے ہیں۔ اور اس معیار کی حقیقت تو اسی وقت کھول دی گئی تھی۔ درحقیقت بات یہ ہے۔ کہ تاریکی کے فرزند ہمیشہ سے ہی انبیاء اور ان کے اتباع کو سنگباری سے ڈراتے آئے ہیں۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اہل حق ہوتے اور انہوں نے قرآن پاک میں کفار کے مقولہ قالوا انا تطیرنا بکم لئن لم تنتھوا لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم (یس ع ۲) کو بغور پڑھا ہوتا۔ تو وہ اس قسم کی بات کہنے کی جرأت نہ کرتے۔ ممکن ہے کسی ظاہر پرست اور حقیقت ناشناس کو مولوی صاحب کی ظاہرداری سے دھوکا لگ جائے۔ کہ شائد سلسلہ احمدیہ کی مخالفت میں مولوی ثناء اللہ صاحب کامیاب ہیں۔ کیونکہ وہ ہمیشہ خلاف واقعہ ڈینگیں مارا کرتے ہیں بلکہ مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی بھی آپ کی "فتوحات" کے ذکر میں قصیدہ خوانی کیا کرتے ہیں۔ اس لئے ہم ناظرین کی آگاہی کے لئے جماعت احمدیہ کی تنظیم اور اہلحدیث گروہ کی پراگندگی نیز جماعت احمدیہ کا اپنے مقدس امام سے اخلاص و عقیدت اور اہلحدیث افراد کی معتوبی "سردار اہلحدیث" سے بری طرح بیزاری بتانے کے لئے ذیل میں دو شہادتیں درج کرتے ہیں۔

اس بارے میں ہم خود "اخبار اہلحدیث" کا بیان ہی پیش کرتے ہیں۔ لکھا ہے:۔

(۱) کتنا رنج اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ اچھوت قوموں تک میں تو نظام اور تنظیم موجود ہو۔ اور نہ موجود ہو۔ تو جماعت اہلحدیث میں جو کتاب وسنت پر عمل پیرا ہونے کے مدعی ہیں" (۴ مارچ ۱۹۳۲ء)

اس اقتباس سے اہلحدیث کی تنظیمی حالت ظاہر ہے۔ اب ذرا مولوی صاحب کی قبولیت کا عالم بھی ملاحظہ فرمالیجئے۔ لکھا ہے۔

(۲) "دو سال ہوئے انجمن اہلحدیث لاہور کے سالانہ جلسہ پر برسر اجلاس مولانا ابوالوفا صاحب نے فرمایا تھا۔ کہ اگر جماعت اہلحدیث کے وہی افراد جنہوں نے مجھ سے بیعت اطاعت کی تھی۔ فقط تین ماہ میرے کہنے پر چلیں تو میں تنظیم اہلحدیث کر کے دکھا دوں۔ لیکن افسوس کہ حاضرین جلسہ میں سے کسی نے ان کی آواز پر لبیک نہ کہا۔" (۴ مارچ ۳۲ء)

یہ الفاظ مولوی صاحب کی انتہائی اور حسرتناک ناکامی کا ہرج

ہیں بیعت کنندوں میں سے فقط تین ماہ تک کہنا ماننے کے لئے ایک بھی تیار نہیں ہوتا۔ کیا سرداری کے مدعی کے لئے اس زندگی سے موت بہتر نہیں ہے مولوی ثناء اللہ صاحب تو کہا شائد برا منائیں مگر اے اہلحدیث بھائیو۔ تم ہی غور کرو۔ کیا اب بھی تم کہہ سکتے ہو۔ کہ کسی مصلح ربانی اور کسی مامور کی ضرورت نہیں ہے تعجب ہے۔ کہ تم بیماریوں سے نیم جان ہو کر موت کے منہ میں جا رہے ہو مگر پھر بھی مسیحائے زمان کی زندگی قبل از وقت بتاتے ہو۔ الحذر ثم الحذر

جماعت احمدیہ کی تنظیم کا سکہ ایک عالم مانتا ہے۔ اسکی بنیاد ان محکم قرآنی اصول پر ہے جنہیں زوال نہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ "پیغام صلح" میں بجا طور پر ہمیشہ کے لئے جماعت احمدیہ کو "واجب الاطاعت امام کی تابع اور دوسرے مسلمان کہلانے والوں کو "پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال" قرار دیا ہے۔ چنانچہ آج بھی روئے زمین پر اگر کسی جماعت کا واجب الاطاعت خلیفہ ہے۔ تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔ اور اگر کسی جماعت کے افراد کو اپنے امام سے حقیقی اخلاص اور عقیدت ہے۔ تو وہ صرف جماعت احمدیہ قادیان ہے۔ جنکو برخلاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں اخلاص جماعت پر طنز کے لئے غیر احمدی "میں مرزائی" کہا کرتے تھے اسی طرح احمدیہ بلڈنگس لاہور کے بسنے والے آج حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کے ساتھ جماعت کے اخلاص و محبت کو دیکھ کر ہمیں طنزاً "محمودی" کہکر تسکین حاصل کرتے ہیں۔ مگر درحقیقت یہ سب الفاظ اس بات کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ ایسی تعلیم یافتہ، عقلمندوں اور داناؤں کی جماعت کو اپنے آقا و امام سے قابل رشک تعلق ہے۔ چنانچہ امرتسر کا ایک سماجی بھی ایک نو مسلم احمدی کو جس نے اپنی بیوی کو بہکا کر داخل اسلام کرنا چاہا تھا۔ کہتا ہے۔ "اس دفعہ تمہیں معاف کیا جاتا ہے لیکن دوسری بار ایسی شکایت سنی۔ تو میں امام جماعت احمدیہ کو لکھونگا جس پر تمہیں جماعت احمدیہ سے خارج کر دیا جائیگا۔" (اخبار پرتاپ لاہور ۳۱ جولائی ۱۹۳۱ء)

اس کے ساتھ ہی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی قبولیت کے اقرار کے لئے متعصب اخبار "آریہ گزٹ" کے مندرجہ ذیل الفاظ ملاحظہ فرماویں۔ لکھا ہے۔ (۳) "کیا قادیانیوں کے لئے کساد بازاری نہیں۔ آخر کیا وجہ ہے۔ کہ قادیانی باوجود مالی تنگی کے سوا لاکھ روپیہ چند مہینوں میں جمع کر دیتے ہیں۔ اور پھر مرزا صاحب کہیں مانگنے بھی نہیں جاتے گھر بیٹھے ہی یہ دھن ان کو بھیج دیا جاتا ہے" (آریہ گزٹ ۳۱ دسمبر

# طہران میں پہلے احمدی مبلّغ کی شہادت

## دین کی خاطر قربانی اور ایثار کی شاندار مثال

## شہزادہ عبد المجید صاحب مرحوم کے آخری ایام کے حالات

شاہزادہ عبد المجید صاحب لدھیانوی جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت تبلیغ احمدیت کے لئے اپنے ذاتی خرچ پر ایران تشریف لے گئے تھے۔ اور وہیں انہوں نے وفات پائی۔ ان کے متعلق مرزا برکت علی صاحب احمدی درکس سپر وائزر آبادان علاقہ ایران نے ایک احمدی بھائی سے معلوم کر کے حالات لکھے ہیں۔ جن سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ شاہزادہ صاحب موصوف نے باوجود بڑھاپے اور اخراجات کی مشکلات کے خدا تعالے کی راہ میں کس جوانمردی اور استقلال سے اپنی قربانی پیش کی۔ اور احمدیت کے متعلق کیسے اعلیٰ درجہ کا اخلاص اور فداکاری دکھائی۔ خدا تعالے ان پر بے انتہا فضل فرمائے۔ اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین

مرزا برکت علی صاحب لکھتے ہیں :-

پچھلے دنوں میاں محمد خان صاحب موٹر ڈرائیور طہران سے آئے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے شہزادہ صاحب مرحوم اور وہاں کے احمدیوں کے حالات دریافت کئے۔ تو انہوں نے بتایا۔

### پہلی ملاقات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے جب شہزادہ عبد المجید صاحب شہید کو تبلیغ کے لئے ایران جانے کی اجازت دی تو مرحوم بہت سی تکلیفوں کے بعد طہران پہنچے۔ اتفاقاً ایک شخص کے ساتھ ان کی پہلی ملاقات ہوئی۔ اس سے انہوں نے رہائشی مکان کے متعلق دریافت کیا۔ اس پر وہ شخص ان کو اپنے مکان میں لے گیا۔ اور اسی میں رہنے کے لئے اپنی خواہش ظاہر کی۔ اس مکان کا کرایہ دو تومان دایرانی سکہ) تھا۔ ایک ہی کمرہ تھا۔ مرحوم نے وہیں رہنا پسند کیا۔ اور نصف کرایہ اپنے ذمہ لے لیا۔

یہ مکان خیابان چار راہ شیخ ہادی کا بالاخانہ کے نام سے مشہور تھا۔ اس میں مرحوم نے ایک سال تک قیام فرمایا۔ آپ کی محبت اور اخلاق کا اس شخص پر یہ اثر ہوا۔ کہ کچھ دنوں کے بعد وہ احمدی ہو گیا۔

### پہلا کام

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے شہید مرحوم کو قادیان سے روانہ کرنے سے پہلے رویا میں دیکھا تھا۔ کہ وہ خانقاہ درویش پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی اشعار پڑھ کر سنا رہے ہیں۔ اور تمام درویش اشعار سنکر وجد کی حالت میں جھوم رہے ہیں۔ شہزادہ صاحب مرحوم نے طہران میں پہنچ کر سب سے پہلے یہ کام کیا۔ کہ خانقاہ درویش کا پتہ لگایا۔ خانقاہ معلوم کر کے وہاں پہنچے۔ تو دیکھا۔ کہ بہت سے درویش بیٹھے ہیں۔ سلام مسنون کے بعد اشعار پڑھنے شروع کر دیئے۔ شعر سن کر خانقاہ کے درویش جھومنے لگے۔ جب اشعار ختم کر چکے۔ تو پھر تبلیغ کی۔

### دعوۃ الامیر کی اشاعت

شہید مرحوم اپنے ساتھ دعوۃ الامیر کے پچاس نسخے لائے تھے جو سب کے سب تقسیم کر دیئے۔ صرف ایک نسخہ ان کے پاس تھا۔ جو وفات کے بعد محمد خان صاحب کے ہاتھ آیا۔ اور اب اس وقت میرے پاس موجود ہے۔

### طریق تبلیغ

عام طور پر تبلیغ کے لئے پہلے ملاقات کر کے وقت مقرر کر لیا کرتے تھے۔ اور پھر وقت پر پہنچ کر پیغام حق پہنچا تے۔ ایسے بعض لوگوں کے نام اور پتے اسی نسخہ پر تحریر ہیں۔

ایک دفعہ آپ شیخ عزول (یہ وہی شیخ ہیں۔ جو محمرہ اور ناصری علاقہ میں خود مختار تھے۔) کے لڑکے سردار لشکر کو تبلیغ کرنے کے لئے گئے اسی روز ایک مولوی شیخ عبد الغنی نجف سے آیا تھا۔ سردار لشکر کو یہ اچھا موقعہ مل گیا۔ اور حضرت شہید مرحوم سے گفتگو کرائی لیکن شیخ عبد الغنی کی یہاں تک حالت گر گئی۔ کہ وہ قرآن کریم کی بے ادبی کرنے لگ گیا۔ آخر کار سردار لشکر کو کہنا پڑا۔ کہ آپ جواب تو نہیں دے سکتے۔ یونہی لوگوں پر بوجھ بن رہے ہیں۔ اس پر بجائے اس کے کہ وہ حق کیطرف لوٹتا۔ مخالفت میں اس حد تک بڑھ گیا۔ کہ آخر مہائی مذہب اختیار کر لیا۔ اور جو عزت تھی۔ وہ سب خاک میں ملا دی [illegible]

### شہرت

شہزادہ صاحب تھوڑے ہی عرصہ میں سب طرف مشہور ہو گئے اور جدھر جاتے۔ لوگ مختلف باتیں کرتے۔ خبیث الطبع لوگ آپ پر آوازے کستے لیکن آپ بالکل پرواہ نہ کرتے۔ اور اپنے فرض کو پوری طرح اپنی طاقت سے بڑھ کر ادا کرتے۔

### تکالیف

ایک روز آپ خیابان چار چنار میں جا رہے تھے۔ کہ ایک خبیث نے پیچھے سے پکڑ کر دبا یا۔ چونکہ آپ جسم کے بہت ہی نازک اور پھر بڑھاپے کی وجہ سے بہت ہی کمزور تھے۔ اور قریب تھا۔ کہ آپ کی کوئی پسلی ٹوٹ جائے۔ کہ ایک شخص نے اس کو پکڑ کر بہت برا بھلا کہا۔ اور وہ شرمندہ ہو کر چلا گیا۔

آپ کو آپ کے مہربان دوست عموماً کہا کرتے تھے۔ کہ آپ رات کے وقت باہر نہ نکلا کریں۔ کیونکہ بعض خبیث چاہتے ہیں۔ کہ آپ کو مار ڈالیں۔ لیکن آپ فرماتے۔ کہ مجھے موت کا بالکل ڈر نہیں۔ اور صبح و شام باقاعدہ تبلیغ کے لئے جایا کرتے۔ اور کوئی موقعہ بھی آپ ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ ایک روز آپ تبلیغ کے لئے جا رہے تھے کہ چند آدمیوں کی ٹولی نے آپ کے گرد گھیرا ڈال لیا۔ آپ تبلیغ میں مشغول رہے۔ اتنے میں ایک شخص نے آپ کو دھکا دیا۔ خدا کی قدرت کہ اسی ٹولی میں سے ایک شخص نے دھکا دینے والے کو وہیں پیٹا۔ شہید مرحوم تبلیغ کا کام ایک جوان مبلغ سے بڑھ کر کیا کرتے تھے۔ اور لوگ آپ کو

"پیر مرد دیوانہ است" کہتے تھے

### سامان کی کمی

شہید مرحوم جس مکان میں رہتے تھے وہاں ان کے پاس چند کتابیں اور بستر کے علاوہ کوئی سامان نہ تھا تاہم بعض شریر لوگ چوری کی غرض سے آتے رہتے اور جب موقعہ ملتا کوئی کتاب ہی اٹھا کر لے جاتے۔ آپ کی مالی حالت ایسی کمزور تھی۔ کہ اس کی وجہ سے آپ کو سخت مشکلات کا سامنا رہتا۔ چونکہ یہ سرد علاقہ ہے اور سردی بھی یہاں شدت کی پڑتی ہے اور آپ کے پاس کافی گرم بستر بھی نہ تھا۔ اس لئے شام کو جب تبلیغ کر کے آپ واپس مکان کو تشریف لاتے۔ تو راستہ سے کاغذ اٹھا کر لے آتے اور رات کو وہ کاغذ جلا کر لحاف گرم کرتے اسی طرح سردیوں میں راتیں کاٹتے تھے۔ اور ماہ رمضان میں آپ کے پاس جب کچھ نہ ہوتا تھا۔ تو چنے کھا کر روزہ رکھا کرتے تھے۔

### تین رویا

شہزادہ صاحب کو یہاں کے مولویوں کے متعلق تین رویا دکھائے گئے جن کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ بہت جلد ذلیل ہوں گے چنانچہ آج کل جتنی ان کی ذلت ہے وہ کسی کی نہیں۔ اعلیٰحضرت رضا شاہ پہلوی کے تخت نشین ہونے سے پیشتر اور دو سال بعد تک یہی الگ سلطنت تھے۔ ہر ایک محلہ میں کئی ملانے تھے۔ جنکو کلی اختیار تھا۔ کہ جس کے ساتھ جو چاہیں سلوک کریں لیکن آج کل یہ حالت ہو گئی ہے۔ کہ اول تو کوئی ملا ہو ہی نہیں سکتا۔ جب تک سند پیش نہ کرے۔ اور خاص خاص اعلیٰ تعلیم یافتہ عالم مقرر کئے گئے ہیں [illegible]

[illegible] تیوں کو مختلف دفاتر میں معمولی تنخواہ پر ملازم رکھ لیا گیا۔ ہر چند ان مولویوں میں سے اگر کوئی خلفاء راشدین میں سے کسی ایک کو گالی دیتا ہے۔ تو محکمہ [illegible] کی رپورٹ پر فوراً گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ اور پھر وہ دو یا ڈھائی مہینے تک نہیں پاتا [illegible]

نظارتوں کے اعلانات

# تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

## برائے سال ۳۲ سنہ ۶

### جماعت احمدیہ شملہ کے کارکن

الفضل مورخہ ۱۷ مئی سنہ ۱۹۳۲ء میں جماعت احمدیہ شملہ کے کارکنوں کے نام زیر عنوان "جماعت احمدیہ آرمی ڈیپارٹمنٹ شملہ" چھپے ہیں۔ جو غلط ہیں۔ عنوان بھی غلط ہے صحیح تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

جنرل سکرٹری و سکرٹری امور عامہ } شیخ نصیر الحق صاحب آرمی ڈیپارٹمنٹ شملہ

سکرٹری محکمہ مال منشی محمد جمیل صاحب۔ ملٹری فنانس ڈیپارٹمنٹ

سکرٹری دعوۃ و تبلیغ خان فضل محمد خان صاحب ملٹری فنانس ڈیپارٹمنٹ

سکرٹری تعلیم و تربیت } چودہری عبد الستار صاحب۔ بی۔ اے ایل ایل بی۔ کیو۔ ایم۔ جی۔ برانچ۔ آرمی ہیڈ کوارٹرز۔

اسسٹنٹ سکرٹری محکمہ مال } چودہری نذیر احمد صاحب۔ ایم جی۔ او برانچ آرمی ہیڈ کوارٹرز

اسسٹنٹ سکرٹری دعوۃ و تبلیغ } شیخ صلاح الدین صاحب دفتر۔ ڈی جی آئی۔ ایم۔ ایس

### جماعت احمدیہ کوہاٹ کے کارکن

اس جماعت کے حسب ذیل کارکن منظور کئے جاتے ہیں

| | |
|---|---|
| پریزیڈنٹ جماعت | محمد عبد الستار صاحب۔ ایم۔ اے۔ |
| جنرل سکرٹری | مولوی عبد المنعم صاحب بی۔ اے |
| سکرٹری تبلیغ | مولوی شیخ طاہر الدین صاحب بی۔ اے |
| سکرٹری مال | مولوی عبد الحمید خانصاحب۔ بی۔ اے |
| سکرٹری تعلیم و تربیت | منشی محمد زاہد صاحب |
| لائبریرین | منشی عباس علی خانصاحب (ناظر اعلیٰ) |

### اٹھوال میں تبلیغی جلسہ

۱۱۔۱۲۔۱۳ جون سنہ ۱۹۳۲ء کو اٹھوال ضلع گورداسپور میں تبلیغی جلسہ ہوگا۔ ارد گرد کے تمام انصار اللہ کو اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ انشاء اللہ مرکز سے بھی مبلغ بھجوائے جائیں گے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

## ضلع فیروز پور کا ڈسٹرکٹ سکرٹری تبلیغ

ضلع فیروز پور کے ڈسٹرکٹ سکرٹری تبلیغ بابو محمد عبد اللہ صاحب تھے۔ وہ اس جگہ سے تبدیل ہو گئے ہیں۔ اب ان کی جگہ بابو محمد جمیل احمد صاحب کا تقرر بعہدہ ڈسٹرکٹ سکرٹری تبلیغ منظور ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

## دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

### احباب جلد درخواستیں بھیجیں

اعلان کے بعد بہت سے دوستوں کے خطوط آئے ہیں جواب میں کچھ تاخیر اس وجہ سے بھی ہوئی ہے۔ کہ باقاعدہ رجسٹرات اور مہریں طیار نہیں تھیں اب سبکو جوابات اور ضروری کاغذات بھیجے جا رہے ہیں۔ درخواستیں آرہی ہیں احباب کو چاہیئے کہ اب جواب اور درخواستیں ڈائرکٹر کے پتہ پر بھیجیں۔ ڈائرکٹر دی سٹار ہوزری ورکس قادیان

## ضرورت

(۱) ایک دوست امام مسجد کے فرائض بخوبی سر انجام دے سکتے ہیں۔ اگر کسی جماعت کو ضرورت ہو تو ہم سے خط و کتابت کرے۔

(۲) ایک چست اور ہوشیار نوجوان کی جو مدرسہ میں کچھ تعلیم حاصل کر چکا ہو۔ اگر سکاؤٹ رہ چکا ہو۔ تو بہتر ہے۔ چپڑاسی کی ملازمت کے لئے ضرورت ہے۔ تنخواہ ۱۸ روپیہ ماہوار ملیگی۔ ناظر امور عامہ قادیان

## اظہار تشکر

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ وہ باوجود ہماری کمزوریوں کے محض اپنے فضل سے ہم جیسے ناتوانوں سے اپنے سلسلہ کا اہم کام لے رہا ہے۔ اور جبکہ بظاہر کامیابی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اس کی نصرت آسمان سے آتی ہے۔ اور ایک دم میں کامیابی کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ صیغہ بہشتی مقبرہ کی آمد کا بجٹ سال سنہ ۳۲-۱۹۳۱ء منظور ہو جانے کے بعد دنیا کی اقتصادی حالت اس قدر گر گئی۔ کہ ہر طرف سے الامان الامان کی آواز آتی ہے زمینداروں کی حالت سخت خطرہ میں ہے۔ اکثر ملازمین تخفیف میں آ گئے ہیں۔ جو باقی رہے ہیں۔ ان کی تنخواہوں میں تخفیف ہو گئی ہے۔ بڑی بڑی گورنمنٹیں خطرہ محسوس کر رہی ہیں۔ ان حالات کی صورت میں بظاہر یہی معلوم ہوتا تھا۔ کہ صیغہ بہشتی مقبرہ کی آمد میں نمایاں کمی واقع ہو جائیگی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ سال گذشتہ کی آمد کے مقابلہ میں جس کی تعداد ۵۱/۱۲/۶ ۷۶ ۱۲ تھی۔ اس سال یعنی سنہ ۳۲-۱۹۳۱ء میں آمد ۹/۱۵ ۵ ۸ ۸ ہوئی۔ گویا سال گذشتہ کی نسبت ۸/۲/۶ کا اضافہ ہوا۔ اللھم زد فزد۔ بلا تفصیل رقوم اس کے علاوہ ہیں۔ جو موصی صاحبان یا سکرٹریان انکے پوری تفصیل

## کلکتہ میں تبلیغ احمدیت

کلکتہ میں ماہ مارچ کے اندر جو تبلیغی کام ہوا اس کے متعلق امیر صاحب صوبہ بنگال نے حسب ذیل رپورٹ ارسال کی ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

ہر جمعرات ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن کلکتہ کا جلسہ ہوتا رہا ہے۔ جس میں تقریر کرنے کی مشق کرائی جاتی ہے اور کشتی نوح کا درس ہوتا ہے۔ دیگر امور مثلاً ورزش جسمانی فٹ بال۔ ہاکی۔ کرکٹ وغیرہ کھیل بھی کھیلے جاتے ہیں اس ماہ میں ۳ شخص سلسلہ میں داخل ہوئے جن کے نام عبد الصمد بی اے۔ ظہور الدین صاحب محمد اشرف صاحب ہیں۔ اول الذکر اور موخر الذکر بنگالی ہیں۔

مولوی ظہور حسین صاحب خصوصیت کے ساتھ کشتی کے لئے چندہ جمع کرنے کی تحریک کرتے رہے ہیں۔ اور اس کار خیر میں حصہ لینے والوں میں خصوصیت کے ساتھ منشی عبد الرحمن صاحب ہیں۔ تین جہات شہر میں درس قرآن کریم جاری کیا گیا ہے۔ اور خداوند کریم کے فضل سے مفید ثابت ہو رہا ہے ضمناً اچھی تبلیغ ہو رہی ہے۔

چونکہ تبلیغ کے لئے علم اور معلومات کا تحفظ رہنا ضروری ہے اس لئے اس ماہ سے احمدی دوستوں کو تاکید کہا گیا ہے کہ جو دوست بعد مسافت کے سبب انجمن میں نماز نہیں پڑھ سکتے۔ وہ اپنی اپنی جگہ اگر دو بھی ہوں باجماعت نماز پڑھیں اور قرآن کریم۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی نہ کوئی کتاب بھی پڑھا کریں مزید تاکید کے لئے یہ بھی کہدیا ہے۔ کہ میں گاہ بگاہ امتحان بھی لیا کروں گا۔

بعض غیر احمدی نوجوانوں کو سلسلہ سے روشناس کرنے کے لئے ٹیچنگ آف اسلام انگریزی کے چند نسخے مفت تقسیم کئے گئے۔ خاکسار ابو الطاہر محمود احمد عفی اللہ عنہ

سے کرنا چاہیئے۔ اگر ضرورت پڑے تو ملک اور قوم کی عزت اور وقار کی خاطر قربان ہونے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ حکومت کشمیر کا فرض ہے کہ وہ اپنے ۹۵ فیصدی آبادی رکھنے والے مسلمانوں کے حقوق کی پوری پوری حفاظت کرے۔ (نامہ نگار)

# کشمیری پنڈتوں کی ایجی ٹیشن کی لغویت

## پنڈت روٹی نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کا خون مانگتے ہیں

جب سے مہاراجہ بہادر نے گلینسی کمیٹی کی بعض سفارشات پر اظہار اطمینان فرمایا ہے۔ کشمیری پنڈت خواہ مخواہ ریاست کے خلاف ناراضگی کا اظہار کر رہے ہیں جس کا مطلب صرف یہ ہے کہ غریب مسلمانوں کا خون جس طرح وہ پہلے چوستے رہے ہیں۔ اب بھی اسی طرح سلسلہ قائم رہے۔ اور مصیبت اور تکالیف کے پہاڑ مسلمانوں پر ٹوٹتے رہیں۔ حکومت کی مشینری پر جس طرح پنڈت آج تک قابض رہے ہیں آئندہ بھی اسی طرح رہیں۔ گویا پنڈت سرکاری ملازمتوں اور دیگر محکموں کے واحد اجارہ دار اپنے آپ کو سمجھتے ہیں۔ اب جبکہ مالی اور جانی صدہا قسم کی قربانیاں کرنے کے بعد بیچارے مسلمانوں کی اشک شوئی کے لئے ان کو انسانی ابتدائی حقوق تا حال کاغذی صورت میں شاید کچھ ملے ہیں۔ لیکن اس وقت تک عملی طور پر انہیں کچھ بھی نہیں دیا گیا۔ پھر بھی کشمیری پنڈت اس قدر شور مچا رہے ہیں۔ کہ خدا کی پناہ۔

پنڈتوں کی بے معنی اور بیہودہ شورش سے ہی ظاہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے حقوق کا مطالبہ کس قدر حق بجانب تھا۔ پنڈتوں کی فتنہ انگیزی ہی اس امر کی دلیل ہے کہ کس طرح انہوں نے غریب مسلمانوں کو دبا رکھا ہے۔ اور اب جبکہ ایک بالکل غیر جانبدار کمیشن نے نہایت معمولی حقوق کے لئے سفارش کی ہے۔ تو پنڈت ناراض ہو گئے اور چاہتے ہیں کہ مسلمان کسی وقت بھی ترقی نہ کر سکیں۔ اور ہمیشہ ہمیش کے لئے ان کے غلام اور کفش بردار بنے رہیں۔ لیکن پنڈتوں کو کان کھول کر سن لینا چاہیئے کہ مسلمان کسی صورت میں بھی ان کی غلامی کے لئے تیار نہیں۔ اب مسلمان غافل نہیں ہوشیار ہیں۔ اور وہ پنڈتوں کی تمام چالاکیوں کو سمجھتے ہیں۔ پنڈت مشتنڈے لونڈے جو بازاروں اور سرکاری دفاتر میں جا کر "روٹی روٹی" کا شور مچاتے ہیں۔ دراصل وہ روٹی نہیں مانگتے بلکہ مسلمانوں کا خون مانگتے ہیں۔ اور پنڈت یاد رکھیں کہ انہیں یہ "روٹی" بہت مہنگی پڑے گی۔

ہم دیکھ رہے ہیں کہ ان پنڈت لڑکوں کو سرکاری ملازم اور ریاست کے عہدہ دار پنڈت ہی اس قسم کی تعلیم دے رہے ہیں۔ اور حکومت ان کے متعلق خاموش ہے۔ ممکن ہے یہ کسی مصلحت کی بنا پر ہو۔ لیکن ہم تو جب مانیں کہ بجائے ان چھوٹے چھوٹے بچوں کے ان کے ملازم والدین اور رشتہ دار میدان عمل میں آئیں۔ خود پس پردہ تماشہ دیکھنا اور ان بے سمجھ معصوم بچوں کو آگے کرنا نہایت شرم اور ذلت کی بات ہے۔ سنتے تھے کہ پنڈت نہایت ہوشیار اور عقلمند ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی موجودہ روش سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سیاسی میدان عمل میں طفل مکتب ہی ہیں۔ ایک طرف تو مسلمانوں سے اتحاد اور اتفاق کی اپیلیں کی جاتی ہیں اور دوسری طرف مسلمانوں کے جذبات کو پامال کیا جاتا ہے۔ اور مسلمانوں کے احساس کو ٹھکرایا جاتا ہے۔ ایک طرف تو روٹی کے لئے ذلیل کن طریق پر گداگری کی جا رہی ہے۔ اور دوسری طرف کانگرس کا پروپیگنڈہ جاری ہے۔ برملا گاندھی زندہ باد۔ کانگرس زندہ باد۔ کالون مردہ باد اور فاتح مردہ باد کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔

دراصل پنڈتوں کو رنج اس بات کا ہے کہ اب ریاست میں انگریز افسر آ گئے ہیں۔ اور اب پنڈت رشوت خوری اور دیگر ناجائز ذرائع سے مسلمانوں کو دبا نہ سکیں گے۔ روٹی تو محض بہانہ ہے۔ پنڈتوں نے کئی قسم کے قابل اعتراض نعرے لگانے شروع کئے ہیں اور حکومت اپنے کانوں سے سن رہی ہے۔ اور خاموش ہے۔ اگر خدانخواستہ مسلمان ایسے نعرے لگاتے تو یقیناً ان پر گولیاں برسائی جاتیں۔ اور یہی پنڈت حکومت کو زیادہ سے زیادہ سختی کا مشورہ دیتے۔ لیکن اب خود سب کچھ کر رہے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں۔ پوچھے بھی کون۔ جبکہ حکومت میں پنڈتوں ہی پنڈتوں کا راج ہے۔ اور انہیں کی انگیخت پر یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ تمام حالات پر غور کر کے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مسلمانوں کو اپنے جائز حقوق کے پورے طور پر حاصل کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اور وقت اور بربریت کا مقابلہ امن اور ایثار اور آئینی جد وجہد

# سنٹرل جیل سری نگر کے حالات

بہت سے مسلمان سیاسی قیدی سنٹرل جیل سری نگر سے رہا ہو کر نکل رہے ہیں۔ جو المناک داستان جیل کی وہ سناتے ہیں نہایت ہی حیران کن ہے۔ شرمناک مظالم اور انسانیت سوز واقعات کی انتہا اس جیل میں پائی جاتی ہے۔ جو جو تکالیف جیل کے اندر ہمارے مسلمان سیاسی قیدیوں کو ہندو ملازمین نے دیں۔ وہ مفصل آئندہ بیان کی جائیں گی۔ تمام ان سیاسی قیدیوں کے جن کو تختہ مشق ظلم وستم بنایا گیا۔ حلفیہ بیانات قلمبند کر لئے گئے ہیں۔ جب دنیا کے انصاف پسند لوگوں کے سامنے وہ واقعات رکھے جائیں گے۔ تو یقیناً ہر ایک منصف مزاج انسان جیل کے افسروں کے متعلق نفرین کا اظہار کریگا۔

### پنڈت ہی پنڈت

قبل اس کے کہ ہم کچھ اور لکھیں یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ جیل کا داروغہ ہندو۔ نائب داروغہ نہایت متعصب کشمیری پنڈت۔ ڈاکٹر پنڈت۔ جمعدار پنڈت۔ سٹورکیپر پنڈت۔ دفتر کے ملازم پنڈت۔ برقنداز پنڈت۔ کمپونڈر پنڈت۔ جیل پریس کے ملازم پنڈت۔ غرض تمام جیل میں افسر اور ماتحت پنڈت ہی پنڈت ہیں سپرنٹنڈنٹ صاحب جیل بھی پنڈت ہی ہے۔ ان حالات کی موجودگی میں کسی مسلمان کو کسی طرح کے معمولی سے معمولی آرام اور جائز حقوق کے ملنے کی امید نہ ہو سکتی تھی۔ اور ایسا ہی ہوا۔

### جیل میں کیا ہوتا ہے

ان سب افسروں نے مل کر مسلمان قیدیوں پر جو ظلم وستم کیا اور اب بھی کیا جا رہا ہے۔ اس پر عنقریب روشنی ڈالی جائیگی سردست اسی قدر کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ان سب ہندو افسروں نے جیل کے اندر بھی اندھیر مچا رکھا ہے۔ قواعد جیل پر بالکل عمل نہیں ہوتا۔ جیل میں کوئی بھی انتظام درست نہیں۔ رشوت کا بازار گرم ہے۔ جو آنوں اور بیسیوں تک وصول کر لی جاتی ہے کئی معاملات جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب جیل کے نوٹس میں لائے گئے لیکن کچھ نتیجہ نہ نکلا۔

## نائب داروغہ جیل

نائب داروغہ جیل ایک متعصب کشمیری پنڈت ہے۔ اور اس بات کا کافی ثبوت موجود ہے۔ کہ اسے پرانا مرض آتشک ہے۔ جس کے نشان اس کے منہ اور جسم پر نمودار ہیں۔ یہ اپنے کپڑے قیدیوں سے دھلواتا ہے جن پر اس کے جسم کے گندے داغوں کے نشان موجود ہوتے ہیں۔ مسلمان اور دیگر قیدیوں سے عام طور پر ملتا ہے مسلمانوں کے باورچی خانہ میں اس کا عام آنا جانا ہوتا ہے ایسے خطرناک مریض کا جیل میں رہنا نامعلوم کس مصلحت پر مبنی ہے۔ شاید اس وجہ سے کہ یہ ایک کشمیری پنڈت ہے۔ جیل کے کئی نوجوان قیدیوں کو اپنے خانگی کام کے لئے یہ اپنے گھر لے جاتا ہے۔ اور مندرجہ ذیل قیدیوں پر اس کی وجہ سے اس مرض کا اثر ہوگیا ہے۔ مبین۔ فقیر اللہ۔ سائیں۔ فتح امان۔ عزیز الرحمان۔ چونکہ نائب داروغہ کی موجودگی کی وجہ سے اس خطرناک اور متعدی مرض کے جیل میں بڑھ جانے کا خطرہ ہے۔ اس لئے افسران بالا کا فرض ہے کہ وہ اس کا طبی معائنہ کسی غیر جانبدار ڈاکٹر سے کرائیں۔ اور فوراً اسے جیل سے الگ کر دیں۔ ؛

## جیل کی بدانتظامیاں

جیل کے اندر دیگر کئی قسم کی بدانتظامیاں بھی ہیں ان کی تحقیقات کے لئے فوراً ایک کمیشن بٹھایا جائے۔ جو ہر قسم کے اثرات قبول کرنے سے بالاتر ہوں۔ گذشتہ دنوں بار بار توجہ دلانے پر جناب مسٹر کالون صاحب وزیر اعظم مسٹر لاتھر صاحب اور گورنر صاحب بذات خود جیل میں گئے اور کسی حد تک قیدیوں کی فریاد سنی۔ جب کوئی بالا افسر جیل میں آتا ہے۔ تو جیل کے ہندو افسر و ملازم ان کے آگے آگے بظاہر راہ نمائی کے لئے مگر دراصل اس لئے کہ ان کی ساتھ موجودگی کی وجہ سے کوئی قیدی شکایت نہ کرسکے اور اگر کوئی جرأت کرکے کچھ کہہ بھی دے۔ تو افسر کے چلے جانے کے بعد شکایت کرنے والے کی کافی مرمت کی جاتی ہے۔ اور سنگین کوٹھڑی میں بند کر دیا جاتا ہے۔ غرض ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے۔ اگلے دن گورنر صاحب سے چند قیدیوں نے شکایت کی۔ تو بعد میں انہیں سنگین کوٹھڑی میں بند کر دیا گیا۔ اور اب تک وہ بند ہیں جناب کالون صاحب کی خدمت میں مسلمان سیاسی قیدیوں نے خیر مقدم کا ایڈریس پیش کیا۔ اس کے باعث انہیں تکلیف دی گئی کہ کیوں انہیں جیل کے حالات بتائے۔ ایک مسلمان جمعدار اور کئی دیگر مسلمان ملازموں کو نائب داروغہ نے بناوٹی مقدمات بنوا کر موقوف کرا دیا ہے۔ کیونکہ ان کی موجودگی میں یہ آزادانہ تشدد نہ کرسکتا تھا۔

## حکومت کشمیر کا فرض

حکومت کشمیر کا فرض ہے کہ وہ فوراً تمام حالات کی طرف توجہ کرے اور جیل کا انتظام درست کرے۔ ورنہ مسلمانوں کو ایک دفعہ جیل کی اصلاح کے لئے کھڑا ہونا پڑیگا۔ اور وہ خاموش نہ ہونگے جب تک جیل کے تمام نظام کی اصلاح نہ کرالیں گے بہتر یہی ہے کہ حکومت خود توجہ کرے۔ اور ایسا موقع نہ آنے دے۔ کہ مسلمانوں کو خاص طور پر ادھر متوجہ ہونا پڑے

## غیر سرکاری وزیٹرز کا تقرر

ہمارے خیال میں تحقیقاتی کمیشن کے علاوہ بعض غیر سرکاری وزیٹروں کو بھی مقرر کرنا چاہیئے۔ جو وقتاً فوقتاً جیل میں جاکر قیدیوں سے ملاکریں اور جیل کے حالات افسران کے نوٹس میں لائیں۔ یہ وزیٹر ایسے ہونے ضروری ہیں جن کو جیل کے حالات سے بھی کچھ نہ کچھ واقفیت ہو۔ اس کام کے بہترین اشخاص وہ معززین ہیں جو گذشتہ دنوں سیاسی قیدیوں کے طور پر جیل دیکھ آئے ہیں۔ ہماری رائے میں مندرجہ ذیل اصحاب اس کام کے لئے بالکل مناسب اور موزوں ہیں۔ ؛

(۱) مولانا مولوی محمد عبد اللہ صاحب وکیل ہائیکورٹ کشمیر

(۲) مسٹر محمد یوسف صاحب بی۔ اے۔ (علیگ) سری نگر

(۳) مسٹر محمد یحیٰی صاحب رفیقی۔ سری نگر

(۴) خواجہ غلام محمد صاحب اشائی۔ ایم۔ اے۔ سری نگر

(۵) مسٹر عبد الرحیم صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ سری نگر

## سیاسی قیدیوں کی تکالیف

افواہاً سنا گیا ہے کہ پیکر حریت فخر ملت شیخ محمد عبد اللہ صاحب ایم۔ ایس سی (علیگ) مفتی جلال الدین صاحب بی۔ اے اور پیر حسام الدین صاحب و دیگر تمام سیاسی اسیران گوناگوں تکالیف میں پڑے ہوئے ہیں۔ جناب پیر حسام الدین صاحب کے پھیپھڑے میں تکلیف ہے۔ اور ان کا وزن گیارہ پونڈ کم ہوگیا ہے۔ مفتی جلال الدین صاحب بی۔ اے کشمیر کے ایک اعلیٰ خاندان کے رکن ہیں۔ اور قوم میں بھی ان کی کافی اہمیت ہے۔ لیکن انہیں جیل میں کوئی رعایت نہیں دی گئی۔ وہ معمولی قیدیوں میں رکھے گئے ہیں حکام بالا کا فرض ہے کہ وہ انہیں جلد سپیشل کلاس دیدیں کیونکہ معمولی پنڈت ونڈروں کو بلا وجہ خاص مراعات دی جارہی ہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے اعلیٰ درجہ لوگوں کو بھی نہ دی جائیں۔ جیل میں مسلمان قیدیوں کو سگرٹ یا حقہ وغیرہ پینے کی

# لاہور میں مذہبی کانفرنس

## زیر انتظام سناتن دھرم سبھا

سناتن دھرم سبھا انارکلی لاہور نے اپنے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ۸ مئی کو ایک مذہبی کانفرنس منعقد کی جس میں جماعت احمدیہ لاہور کو بھی مدعو کیا۔ مضمون یہ تھا کیا دھرم ملکی ترقی میں رکاوٹ ہے۔" پانچ مذاہب کے نمائندوں کے آنے پر اجلاس زیر صدارت جناب پی ایس اسولک صاحب پروفیسر سناتن دھرم کالج لاہور شروع ہوا۔ سب سے پہلے نمائندہ آریہ سماج نے تقریر کی۔ دوسرے نمبر پر مکتی فوج کے ایک میجر صاحب نے تقریر کی۔ تیسرے نمبر پر ہمارے نمائندہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل نے تقریر کی۔ اس تقریر کا خلاصہ یہ ہے۔

مذہب کی تعریف کرتے ہوئے بتایا کہ مذہب یا دھرم حقوق اللہ و حقوق العباد کو نہایت اچھے طور پر ادا کرنیکا نام ہے اسلام کے معنی ہی صلح و آشتی کے ہیں۔ اور آشتی کے سایہ میں ہی ملک ترقی کرسکتا ہے۔ بدامنی اور لامذہبی میں ترقی نہیں کرسکتا۔ یہ دعویٰ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ مذہب ملکی ترقی میں روک نہیں بلکہ جملہ ترقیات کا زینہ ہے۔ جب سے انبیاء کا سلسلہ قائم ہوا ہے یعنی ابتداء دنیا سے تمام انبیاء کے متبعین ترقی کرتے رہے ہیں۔ اور ان کے مخالف تنزل میں گرتے رہے ہیں اسی ضمن میں اس پر روشنی ڈالی کہ اسلام نے کس طرح دنیا کی کایا پلٹ دی۔ اور اپنے ماننے والوں کو معراج ترقی پہونچا دیا آیت ان اللہ یامر بالعدل والاحسان ...... الخ پیش کرتے ہوئے قرآن کریم سے دکھلایا۔ کہ مذہب ہی ہے جو خدا اور آخرت کی سزا یاد دلا کر جرم کے ارادے کو روکتا ہے۔ پولیس فوج اور سلطنت جرائم کے سرزد ہونے کے بعد مجرم کو پکڑ کر اور سزا دیکر امن قائم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ چونکہ ترقی امن سے ہی ہوسکتی ہے جنگ اور بدامنی میں نہیں ہوا کرتی۔ اور اعلیٰ درجہ کا امن مذہب کے ذریعہ ہی مل سکتا ہے۔ اس لئے حکم دیا۔ کہ عدل اور انصاف اور احسان سے کام لیکر ملک میں مذہب کے ذریعہ امن قائم کرو اور لامذہبیت سے جو ظلم اور خود اور حقوق تلفی ہوتی ہے۔ اس سے بچو۔ آخر میں قرآن کریم سے کئی آیات پیش کرکے اس امر پر روشنی ڈالی۔ کہ اسلام نے دنیا میں مذہبی آزادی قائم کی ہے اور قرار دیا ہے۔ کہ (۱) ضمیر کے خلاف کسی کو کسی عقیدہ پر مجبور نہیں کیا جاسکتا (۲) دنیا میں مذہبی آزادی ہونی چاہیئے خواہ کوئی شخص کافر ہو یا مسلمان (۳) دین کے معاملہ میں کسی پر کوئی جبر نہ ہونا چاہیئے۔ (۴) مندر گرجے خانقاہیں دھرم سالے اور مسجدیں سب واجب التعظیم ہیں۔ ان کو گرانا یا ان کی تذلیل کرنا ہرگز

# انیس عالم

علاج ہومیو پیتھک میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں۔ قلیل دوا، زیادہ فائدہ۔ روپیوں کا کام پیسوں۔ سالوں کا کام دنوں میں اور گھنٹوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجربات۔ ہزاروں بار تجربہ شدہ۔ کھانے میں مزیدار۔ زود اثر۔ بیمار بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی۔ چیر پھاڑ کی تکلیف سے بچانے والی۔ دنیا میں مقبول۔ مایوس العلاج بفضل خدا صحت یاب ہوئے ہیں۔ آپ بھی استعمال کرائیں۔ تو انشاء اللہ سریع التاثیر پائینگے۔ قیمت خوراک ایک ماہ برائے خونی و بادی بواسیر ۳ دمہ ۳ کنٹھ مالا ۳ گنٹھیا ۳ ناسور ۳ پرسوت ۳ باؤگولہ ۳ یرقان ۳ تلی ۳ سیلان الرحم ۳ مرگی ۳ ذیابیطس ۳ دق ۳ سفید داغ ۳ مرض سوکڑا ۳ جریان ۳ دیرینہ و پیچیدہ دیگر امراض فی ہفتہ ۳ مقویات فی شیشی ۳ پوری کیفیت لکھیے۔ غریبوں کو خاص رعایت:۔ پتہ :۔ انیس عالم احمدیہ دار الادویہ بیری اکبر پور کانپور

# کٹ پیس کی تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

## ہماری مال اور معاملہ کے متعلق ایک معزز تعلیم یافتہ احمدی خاتون کی رائے

تحریر فرماتی ہیں۔ کہ بہ حیثیت مجموعی آپ سے معاملہ کر کے میں خوش ہوئی ہوں آپ نے مال اچھا روانہ کیا۔ آپ پر میرا پورا اعتماد ہے۔ آئندہ کوشش کرونگی۔ کہ کل رقم پیشگی روانہ کر دوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ سب سے بڑھ کر بات یہ ہے۔ کہ آپ نے کٹ پیس کی تجارت یکصد روپیہ کی قلیل رقم سے ممکن کر دی ہے۔ جو بہت سی غریب بہنوں کے لئے منفعت بخش ہو سکتی ہے۔ میں بلا تامل سفارش کرتی ہوں۔ کہ بہنوں سے جہاں تک ممکن ہو۔ آپ سے کاروبار کر کے فائدہ اٹھائیں۔ آپکی اس رعایت کی مشکور ہوں۔ کہ پورا کرایہ مجرا کر دیا۔ قلیل سرمایہ سے تجارت کرنے والے موسم گرما کی یکصد و دو صد روپیہ کی کٹ پیس کی گانٹھیں منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ چہارم رقم ہمراہ آرڈر آنی چاہیئے

**امریکن کمرشل کمپنی (رجسٹرڈ) بمبئی ۱۱**

# حب الٹھرا

اگر آپ کو اولاد حاصل کرنے کی حقیقی تڑپ ہے۔ تو آپ اپنے گھر میں حب الٹھرا استعمال کرائیں۔ اس کے کھانے سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ جو الٹھرا کی بیماری سے [illegible] تھے۔ مرض الٹھرا کی شناخت یہ ہے کہ اس سے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کو عوام الٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ مولانا مولوی نورالدین صاحب طبیب کی مجرب حب الٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گود بھری بے مثل گولیاں حضور کی مجرب اور ان اندھیرے گھروں کا چراغ ہیں۔ جن کو الٹھرا نے گل کر رکھا تھا۔ آج وہ خالی گھر خدا کے فضل سے پیارے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان گود بھری گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اور الٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ آزما کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی تولہ عہ ۳ مع حمل سے آخر رضاعت تک ۹ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکدم نو تولہ منگوانے پر عہ تولہ اور نصف منگوانے پر صرف محصول معاف۔ المشتہر:۔ نظام جان عبداللہ جان معین الصحت قادیان

# اشتہاری دنیا

چونکہ بعض نا اہلوں کی طفیل اپنا اعتبار کھو چکی ہے۔ اس لئے آج ہم آپکی تسلی کیلئے

**اکسیر تسہیل ولادت**

کے متعلق بے شمار آراء میں سے چند احباب کی آراء پیش کرتے ہیں۔

**اکسیر تسہیل ولادت**

آپ سے ایک دفعہ پہلے منگوا چکا ہوں۔ جو نہایت ہی مفید ثابت ہوئی دو شیشیاں بذریعہ وی پی ارسال کر کے مشکور فرما دیں۔ شیخ رحیم بخش امرتسر

**اکسیر تسہیل ولادت**

نے ایسا جادو اثر کام کھایا ہے کہ اگر مسیحا کے نام سے پکارا جائے تو بجا ہوگا درد وغیرہ کی تمام تکالیف جو ولادت سے پیشتر ہوتی ہیں نہایت آسان ہو گئیں۔ اور خدا پاک کے فضل سے بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو گیا۔ اور بعد کی تکالیف بھی بالکل دور ہو گئیں۔ اللہ پاک جناب کو جزائے خیر دے۔ محمد شاہ

**اکسیر تسہیل ولادت**

کو میں نے پہلی دفعہ گھر میں استعمال کروایا تو پرماتما کی کرپا سے بلا تکلیف بچہ پیدا ہوا حالانکہ پہلا بچہ ہوا تھا مگر کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔ لیکن دوسری دفعہ وقت آیا تو مجھ سے سستی ہوئی دوائی منگوا نہ سکا اور اتنی تکلیف ہوئی۔ کہ ڈاکٹر کو بلوانا پڑا۔ اب پھر آپ سے اکسیر تسہیل ولادت کو منگوا کر استعمال کروایا تو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔ منوہر لعل سرگودھا

**اکسیر تسہیل ولادت**

میں نے گھر میں استعمال کروائی خدا کے فضل سے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ عبدالواحد بروٹ

**اکسیر تسہیل ولادت**

یہاں پر چند مستورات نے استعمال کی ہے خدا کے فضل سے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ ایک شیشی میرے گھر کے لئے بھی بہت جلد بھیج دیں۔ ظفر الحق پٹوار

**اکسیر تسہیل ولادت**

ایک شیشی بہت جلد بھیجدیں ایک بار پہلے بھی منگوائی گئی تھی واقعی آپ کی دوا بہت مفید ہے۔ ڈاکٹر نوازش علیخان

**اکسیر تسہیل ولادت**

نے خداوند کریم کے فضل و کرم سے کوئی تکلیف نہ ہونے دی۔ اب میرے ایک مہربان افسر کو ضرورت ہے۔ ایک شیشی اور بھیجدیں۔ محمد اکبر بسالی

**اکسیر تسہیل ولادت**

نے اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنا خاص اثر دکھلایا۔ کہ میری عزیزہ لڑکی ہر طرح کی تکلیف سے محفوظ رہی حالانکہ قبل ازیں ہر ایک ایسے موقعہ پر [illegible] رہا ہے۔ اس دفعہ نہ تو قبل از پیدائش اور نہ ہی بعد از پیدائش کسی قسم کی تکلیف محسوس ہوئی الحمد للہ فالحمد للہ علی ذالک محمد عبداللہ سرگودہا

غرض آپ کی تسلی کے لئے بیشمار آراء میں سے چند کے اقتباس آپ کے سامنے رکھ دئے ہیں۔ "اکسیر تسہیل ولادت" واقعی مستورات کے لئے نعمت خداداد ہے جس کے بروقت استعمال سے بفضل خدا بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد ولادت کے جو درد ہوتے ہیں وہ بھی خدا کے فضل سے بالکل نہیں ہوتے۔ آپ یقین رکھیں اور محض ایک اشتہاری دوائی سمجھ کر اس کے خداداد فائدہ سے محروم نہ رہیں قیمت بمعہ محصولڈاک اڑھائی روپے

مینیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی۔ لائن سرگودہا

# ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

سرحدی کونسل میں بجٹ پر بحث ۲۵ مئی کو ختم ہو گئی۔ اور کسی قسم کی تخفیف منظور نہیں ہوئی۔ محکمہ پولیس پر اعتراضات کا جواب الجواب دینے کے لئے مسٹر پیر بخش تقریر کر رہے تھے۔ کہ صدر نے اسے جلد ختم کرنے کو کہا۔ انہوں نے کہا سرکاری حکام کو زیادہ وقت دیا گیا ہے۔ اور ہمیں کم۔ اور اس شکایت کی بناء پر بعض نیشنلسٹ ممبروں کے ساتھ واک آؤٹ کر گئے۔

سیاسی قیدیوں کو سزائے بید دینے پر سرحدی کونسل میں اعتراض کیا گیا۔ تو سرکاری ممبر نے کہا کہ انہیں بحیثیت سیاسی قیدی بید نہیں لگائے گئے۔ بلکہ قوانین کی خلاف ورزی کی وجہ سے اگر ان کا رویہ قابل اعتراض نہ ہو تو کوئی سزا نہ دی جائیگی۔

بمبئی میں قیام امن کے بعد ۲۶ مئی کو مختلف قسم کی افواہیں پھیلنے کی وجہ سے پھر اکے دکے حملے ہونے لگے۔ جس سے نو اشخاص مجروح ہوئے۔ ان میں سے ۳ ہلاک ہو چکے ہیں۔ پولیس نے حالات پر جلد قابو پالیا۔

فسادات بمبئی کے دوران میں فری پریس جرنل نے لکھا تھا۔ کہ خلافت ایمبولنس کار سے خون آلود چھرے برآمد ہوئے ہیں۔ لیکن اب خود ہی اس پر اظہار افسوس کیا ہے خلافت کمیٹی فری پریس نیز تمام ان اخبارات پر جن میں ایسی خبریں شائع ہوئیں۔ مقدمات دائر کرنے کے لئے قانونی مشورہ حاصل کر رہی ہے۔

چارسدہ میں ۲۵ مئی کی شب کو آٹھ بجے کے قریب اچانک آگ لگ گئی۔ جس سے قریباً ایک ہزار دوکانیں اور مکانات جل کر خاک ہو گئے۔ فوج اور فائر انجنوں نے [illegible] کہا جاتا ہے کہ بعض شریر لڑکوں کی شرارت سے آگ لگ گئی۔ اور چونکہ زور سے آندھی چل رہی تھی۔ اس لئے آناً فاناً پھیل گئی۔ نقصان کا اندازہ پچاس لاکھ کے قریب کیا جاتا ہے۔ ایک ہندو جل کر مر گیا۔

ہاربن سے ۲۵ مئی کی خبر ہے کہ جاپانی افواج روسی حدود کی طرف پیش قدمی کر رہی ہیں۔ اور مکڈان سے اپنا ہیڈ کوارٹر یہاں قائم کر لیا ہے۔ جس سے جاپان اور روس میں جنگ چھڑ جانے کا احتمال ہے۔

ایمپائر ڈے کے موقعہ پر وزیر اعظم برطانیہ کی ایک تقریر براڈ کاسٹ کی گئی ہے جس میں آپ نے کہا۔ کہ کانگرس کی فتنہ انگیزی کے باعث گذشتہ سال ہندوستانی مسائل کے تصفیہ میں مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ آپ نے کہا۔ دنیا کے لئے سب سے عظیم ترین مصیبت یہ ہو سکتی ہے کہ اپنے مقبوضہ ممالک سے برطانیہ کی گرفت ڈھیلی ہو جائے۔

ڈیلی ہیرلڈ لندن کے سیاسی نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق حکومت برطانیہ چند روز میں کوئی فیصلہ کر دیگی وہ بلا توقف مرکزی ذمہ داری عطا کرنے کی خواہاں نہیں البتہ صوبجاتی خود مختاری جلد نافذ کر دی جائیگی۔

صوبہ سرحد کی کونسل میں ۲۷ مئی کو اضلاع سرحد میں امداد باہمی کی تحریک جاری کرنے کی قرارداد منظور کر لی گئی۔ اضلاع ہزارہ۔ بنوں۔ کوہاٹ ڈیرہ اسمٰعیل خان اور تحصیل ٹہری میں پینے کا پانی حاصل کرنے میں سخت مشکلات ہیں۔ اور لوگوں کو سخت تکالیف کا سامنا ہے۔ انہیں دور کرنے کے لئے وہاں کنوئیں اور تالاب تعمیر کرنے کی تجویز بھی بلا مخالفت منظور ہو گئی۔

ڈھاکہ میں ۲۷ مئی کو ایک پولیس کنسٹیبل ریوالور لینے جا رہا تھا۔ کہ پیچھے سے کسی نے لوہے کی سلاخ سے اس کے سر پر ضرب لگائی۔ جس سے وہ بے ہوش ہو کر گر گیا۔ اور حملہ آور ریوالور لے کر بھاگ گیا۔ یہ کنسٹیبل ایک جج کی حفاظت پر مامور تھا۔ جو ڈاک پر ڈاکہ ڈالنے کے مقدمہ کی سماعت کرنے والے ٹریبونل کا رکن ہے اور فرائض کی ادائیگی کے وقت ہی اس پر حملہ ہوا۔

برلن سے ۲۶ مئی کی خبر ہے کہ پروشیا کی مجلس قانون ساز میں عین اجلاس کے وقت ارکان میں دست بدست لڑائی شروع ہو گئی۔ ایک نازی ممبر تقریر کر رہا تھا کہ ایک اشتراکی نے اس کی جماعت کو قاتل کہا۔ اس پر ہاتھا پائی شروع ہو گئی [illegible] پھر تو سوڈے کی بوتلیں وغیرہ استعمال کی گئیں۔ اور کافی ارکان مجروح ہو گئے۔ اشتراکیوں کو مار مار کر ایوان سے باہر نکال دیا گیا۔ صدر کونسل ہنگامہ شروع ہوتے ہی اجلاس برخواست کر کے بھاگ گیا۔ آج ہی اس کا انتخاب عمل میں آیا تھا۔

عدن میں ۲۵ مئی کو یہودیوں کی طرف سے ایک مسجد کی بے حرمتی پر مسلمانوں سے ان کا تصادم ہو گیا۔ جو ۲۶ مئی کو بھی جاری رہا۔ اور ساٹھ اشخاص مجروح ہوئے۔ ۲۷ مئی کی اطلاع ہے کہ امن قائم ہو گیا ہے اور کاروبار باقاعدہ شروع ہے۔

لندن سے ۲۸ مئی کی اطلاع ہے کہ شدید بارش کی وجہ سے شمال مشرقی میدانوں میں سخت طغیانی آئی۔ بہت سے دیہات اور قصبات پانی میں گھرے ہوئے ہیں۔ گلیوں اور سڑکوں پر کشتیاں چل رہی ہیں۔ فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ صرف ڈربی میں پانچ لاکھ پونڈ کا نقصان ہوا ہے۔ چار اشخاص کی ہلاکت کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

برما کی بغاوت کے سلسلہ میں تھیٹمیو میں ۹۳ باغیوں پر مقدمہ چل رہا تھا۔ جس کا فیصلہ ۲۵ مئی کو سنا دیا گیا ہے۔ ستر کو موت اور ۲۲ کو حبس دوام کی سزا دی گئی۔ ایک بری کر دیا گیا ہے۔

افغانستان اور ہندوستان کے درمیان ڈاک کا تبادلہ پرائیویٹ موٹروں کے ذریعہ ہوا کرتا تھا لیکن اب حکومت افغانستان نے اس غرض کے لئے اپنی موٹر سروس جاری کر دی ہے جو سفر کا بھی ایک محفوظ ذریعہ ہوگا۔ اور کرایہ بھی کم دینے پڑیگا۔

حکومت پنجاب نے اخراجات میں تخفیف کے [illegible] انبالہ پبلک ہیلتھ ڈویژن کو اڑا دیا ہے۔ اور تمام [illegible] کو برخواست کر دیا ہے۔

حکومت کشمیر نے میرپور کے رقبہ میں ہندوؤں سکھوں کی تباہ شدہ جائدادوں کی ازسرنو تعمیر کے ڈیڑھ لاکھ روپیہ منظور کر لیا ہے۔ لیکن غریب مسلمانوں کو کوئی پوچھتا تک نہیں۔

ایسوسی ایٹڈ پریس نے کراچی سے اطلاع دی۔ ہندو مہا سبھا کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بریں [illegible] نے فیصلہ کیا ہے کہ مالی لحاظ سے سندھ اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ یعنی اسے علیحدہ صوبہ نہیں بنایا جا [illegible]

دنیا کی اقتصادیات میں جو تنزل واقع ہوا ہے اس سے کوئی بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا۔ نیویارک کی مشہور عالم فورڈ کمپنی کو ۱۹۳۰ء میں پانچ کروڑ پینتیس [illegible] چھیالیس ہزار ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ اس سے [illegible] اور کم سرمایہ والے تاجروں کی بدحالی کا اندازہ کیا [illegible]

پارلیمنٹ میں برطانیہ کی اقتصادی حالت کے [illegible] بیان دیتے ہوئے ۲۶ مئی کو وزیر خزانہ نے کہا۔ گذشتہ سال دیگر ممالک کے مقابلہ میں برطانیہ کی حا[لت] بہت گری ہوئی تھی۔ لیکن اب بہت بہتر ہو گئی ہے [illegible]

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی